www.KitaboSunnat.com

احادیثِ رمضان وروزہ

(رمضان اور روزوں کے فضائل واحکام سے متعلق مستند احادیث کا مجموعہ)

عبید اللہ طاہر فلاحی مدنی

المنار پبلشنگ ہاؤس
AL-MANAR

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

احادیثِ رمضان وروزہ

(رمضان اور روزوں کے فضائل واحکام سے متعلق مستند احادیث کا مجموعہ)

عبید اللہ طاہر فلاحی مدنی

ناشر:

المنار پبلشنگ ہاؤس

N-27-ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

AL-MANAR PUBLISHING HOUSE

N-27, Abul Fazal Enclave, Jamia Nagar, New Delhi-110025

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	احادیثِ رمضان وروزہ
مرتّب	:	عبیداللہ طاہر فلاحی مدنی
طبع اول	:	جون ۲۰۱۶ء
طبع دوم	:	اپریل ۲۰۱۷ء
تعداد	:	۱۰۰۰
صفحات	:	۱۶۰
قیمت	:	۸۰ روپئے

ملنے کے پتے

- المنار پبلشنگ ہاؤس، N-27-ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی 110025
- نیو کریسنٹ پبلشنگ کمپنی۔2035، قاسم جان اسٹریٹ، بلیماران، دہلی 10006
- ادارۂ علمیہ جامعۃ الفلاح، بلریاگنج، اعظم گڑھ، یوپی 276121
- اسلامی اکیڈمی، بلریاگنج، اعظم گڑھ، یوپی 276121

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

مضمون	صفحہ
عرضِ ناشر	۱۱
عرضِ مرتّب	۱۲
مقدمہ: مولانا ولی اللہ مجید قاسمی	۱۴
رمضان المبارک کیسے گزاریں؟: مولانا محمد طاہر مدنی	۱۶
فرض روزوں کے فضائل واحکام	**۲۰**
رمضان کے روزوں کی فرضیت	۲۰
• فضائل:	**۲۲**
ماہِ رمضان کے فضائل	۲۲
رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں	۲۲
رمضان میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے	۲۳
رمضان میں روزانہ کچھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں	۲۴
رمضان گناہوں کی بخشش کا ذریعہ	۲۴
رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر	۲۶
رمضان سخاوت وفیاضی میں اضافے کا مہینہ	۲۶
رمضان قرآن سے تعلق میں اضافے کا مہینہ	۲۷
ماہِ رمضان کے روزوں کے فضائل	۲۸
رمضان کے روزے مغفرت کا ذریعہ	۲۸
رمضان کے روزے جنت میں داخلے کا ذریعہ	۲۹
رمضان کے روزے درجات کی بلندی کا ذریعہ	۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
روزے دار کی دعا رد نہیں کی جاتی	۳۱
ایک ممانعت	۳۲
• **احکام:**	۳۳
ثبوتِ رمضان وشوال کا طریقہ	۳۳
رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت	۳۳
شک کے دن (تیس شعبان) کے روزے کی ممانعت	۳۴
روزے اور عیدین اجتماعیت کے ساتھ	۳۵
اختلافِ مطالع	۳۵
رمضان کے ثبوت کے لیے ایک شخص کی گواہی کافی ہے	۳۶
شوال کے ثبوت کے لیے دو اشخاص کی گواہی ضروری ہے	۳۷
زوال کے بعد دو اشخاص کا شوال کا چاند دیکھنے کی گواہی دینا	۳۹
واجب روزے کی نیت طلوعِ فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے	۴۰
روزے دار کے لیے ماہِ رمضان میں دن میں بیوی سے ملاقات کی ممانعت اور اس کا کفارہ	۴۰
رمضان کی رات میں بیوی سے ملاقات کی رخصت	۴۱
حاملہ خاتون اور دودھ پلانے والی خاتون کے روزے کا حکم	۴۲
حائضہ خاتون کے روزے کا حکم	۴۳
رمضان کے روزوں کی قضا میں تاخیر کرنا	۴۴
میت کی جانب سے روزوں کی قضا	۴۵
نفل روزوں کے فضائل واحکام	۴۷
• **فضائل:**	۴۷
نفل روزے کی ترغیب اور اس کی فضیلت	۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
روزہ نفسانی خواہشات پر کنٹرول پانے کا ذریعہ	۴۹
روزہ آزمائش سے بچانے کا ذریعہ	۴۹
روزے دار کے لیے جنت میں داخلے کا مخصوص دروازہ	۵۰
روزہ جنت میں داخلے کا باعث	۵۱
روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے	۵۲
روزہ ڈھال ہے	۵۳
روزہ رکھنا صبر کا کام ہے	۵۴
• **احکام:**	**۵۵**
نفل روزے کے لیے رات میں نیت کر لینا ضروری نہیں ہے	۵۵
اگر روزے دار کو کھانے کے لیے بلایا جائے	۵۵
نفل روزے کو توڑنے پر قضا واجب نہیں ہے	۵۷
• **نفل روزے:**	**۵۹**
غیرِ رمضان میں آپ کے روزوں کا طریقہ	۵۹
شعبان کے روزوں کی فضیلت	۶۰
شوال کے چھ روزوں کی فضیلت	۶۱
غیر حاجی کے لیے یومِ عرفہ کے روزے کی فضیلت	۶۲
پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت	۶۳
سنیچر اور اتوار کے روزے کی فضیلت	۶۵
ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کی فضیلت	۶۵
صومِ داود	۶۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
عاشوراء کے روزے	٦٦
عاشوراء کے روزے کی فضیلت	٦٦
عاشوراء کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوگئی	٦٨
عاشوراء کے روزے کا سبب	٦٩
یومِ عاشوراء کے ساتھ ۹ محرم کا روزہ رکھنا	٦٩
روزوں کے عمومی احکام	**۷۱**
بھول کر کھانے پینے کا حکم	۷۱
روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی رخصت	۷۱
نوجوان کے لیے حالتِ روزہ میں بوسہ لینے کی کراہیت	۷۳
جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ رکھ سکتا ہے	۷۴
جان بوجھ کرقے کرنا	۷۵
اگر روزے دار یہ سمجھ کر روزہ کھول دے کہ سورج ڈوب گیا ہے پھر سورج نکل آئے	۷۵
روزے دار کے لیے غیبت، فحش گفتگو اور جھوٹ سے بچنا	۷٦
گرمی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے روزے دار کے اوپر پانی گرانا	۷۸
روزے دار کے لیے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے کی کراہیت	۷۹
● **مسافر کے روزے کے احکام:**	۸۰
مسافر کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے دونوں کا اختیار ہے	۸۰
روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے، اور کمزور ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے	۸۱
جس کے لیے روزہ رکھنا دشوار ہو اس کے لیے افطار افضل ہے	۸۱
مسافر سفر پر نکلنے سے پہلے گھر پر ہی روزہ توڑ سکتا ہے	۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
مسافر کے لیے روزہ شروع کرنے کے بعد بغیر عذر کے روزہ توڑنا جائز ہے	۸۲
کسی خاص مصلحت کے پیشِ نظر سفر میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب	۸۳
روزہ نہ رکھنے والا زیادہ اجر کا مستحق ہو گا اگر وہ اجتماعی کاموں میں حصہ لے	۸۵
سحری	**۸۷**
سحری کی ترغیب	۸۷
ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق	۸۸
سحری مبارک کھانا ہے	۸۸
سحری میں کھجور کھانے کی فضیلت	۸۹
سحری میں تاخیر کرنے کی فضیلت	۸۹
اذان سننے پر بھی ہاتھ میں موجود چیز کو کھانا، پینا	۹۰
افطار	**۹۲**
افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت	۹۲
افطار کا وقت	۹۳
کس چیز سے افطار کرنا مستحب ہے؟	۹۳
مغرب کی نماز سے قبل افطار کرنا مستحب ہے	۹۴
روزے دار کو افطار کرانے کی فضیلت	۹۴
افطار کے وقت کی دعا	۹۵
کسی کے یہاں افطار کرنے کے بعد کی دعا	۹۶
غروبِ آفتاب سے قبل افطار کرنے کی وعید	۹۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے	**۹۸**
عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت	۹۸
حاجی کے لیے یومِ عرفہ کے روزے کی ممانعت	۹۸
ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت	۹۹
صومِ دھر کی ممانعت	۱۰۰
صومِ وصال کی ممانعت	۱۰۱
صرف جمعہ کے دن کے روزے کی ممانعت	۱۰۲
صرف سنیچر کے روزے کی ممانعت	۱۰۴
عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت	۱۰۵
تراویح	**۱۰۶**
رمضان میں قیامِ لیل کی ترغیب	۱۰۶
نبیؐ اور باجماعت تراویح	۱۰۶
تراویح عہدِ فاروقی میں	۱۰۹
تراویح کی رکعتوں کی تعداد	۱۱۰
امام کے ساتھ آخر تک تراویح میں شرکت کی فضیلت	۱۱۴
شبِ قدر اور آخری عشرہ	**۱۱۶**
شبِ قدر کی فضیلت	۱۱۶
آخری عشرے میں نبیؐ کی عبادت کا معمول	۱۱۷
شبِ قدر کی علامتیں	۱۱۷
شبِ قدر کی دعا	۱۱۹
شبِ قدر کس رات میں ہے؟	۱۱۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
اعتکاف	۱۲۵
شبِ قدر کی تلاش میں پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف	۱۲۵
رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف	۱۲۷
زیادہ ثواب کی خاطر بیس دن کا اعتکاف	۱۲۷
رمضان کے اعتکاف کی قضا	۱۲۸
اعتکاف کی قضا اگلے سال کے اعتکاف کے ساتھ ملا کر	۱۲۹
اعتکاف میں داخل ہونے کا وقت	۱۳۰
اعتکاف کے لیے مسجد میں جگہ مخصوص کرنا	۱۳۰
خواتین کے اعتکاف کی جگہ	۱۳۲
مستحاضہ کا اعتکاف	۱۳۳
کیا اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے؟	۱۳۳
معتکف کا ضروریات کے تحت مسجد سے نکلنا	۱۳۴
معتکف کی زیارت کرنا	۱۳۵
معتکف کا اپنی صفائی کا خیال رکھنا	۱۳۶
اعتکاف میں بلند آواز سے تلاوت کی کراہیت	۱۳۷
صدقۂ فطر	۱۴۰
صدقۂ فطر کی فرضیت	۱۴۰
صدقۂ فطر کی حکمت	۱۴۲
صدقۂ فطر کی مقدار	۱۴۲
صدقۂ فطر نکالنے کا وقت	۱۴۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ
عید الفطر کے احکام وآداب	**۱۴۶**
عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کی عید ہیں	۱۴۶
عید کے دن تکبیر کہنا	۱۴۷
تکبیر کے الفاظ	۱۴۸
عید کے لیے غسل کرنا	۱۴۹
عید کے لیے آراستہ ہونا	۱۵۰
عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھانا	۱۵۱
عیدین کی نماز کے لیے عید گاہ جانا	۱۵۲
عید گاہ پیدل جانا	۱۵۲
عید گاہ آنے اور جانے کا راستہ تبدیل کرنا	۱۵۲
عیدین کی نماز کا تاکیدی حکم	۱۵۳
عیدین کی نماز کے لیے اذان واقامت کا حکم	۱۵۳
عیدین کی نماز کے ساتھ نفل نماز کا حکم	۱۵۴
عیدین کی رکعات کی تعداد	۱۵۴
عیدین کی نماز میں تکبیراتِ زوائد کی تعداد	۱۵۴
نمازِ عید میں مسنون قراءت	۱۵۶
خطبے سے پہلے نماز	۱۵۷
عید کی مبارک باد دینا	۱۵۷
عید کے دن کھیلنا کودنا اور خوشیاں منانا	۱۵۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

رمضان المبارک نیکیوں کا موسمِ بہار ہے، جس میں نیکی کی طرف قدم بڑھانا آسان اور بدی کی طرف جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا رُوح پرور اور ایمانی ماحول ہوتا ہے جس کے اثرات پورے سماج پر پڑتے ہیں۔ مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے، صدقات کا اہتمام ہوتا ہے، مواسات و ہمدردی کی فضا عام ہوتی ہے، اور لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اپنے دامن میں نیکیاں سمیٹی جائیں۔ اس ماہِ مبارک میں بھی جسے حسنِ عمل کی توفیق نہ ہو اس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔

رمضان اور روزے سے متعلق بہت ساری حدیثیں ہیں جو کتبِ احادیث میں بکھری ہوئی ہیں۔ ایک ایسے مجموعے کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی جس میں اس موضوع کی صحیح احادیث کو اکٹھا کر دیا جائے۔ مولانا عبیداللہ طاہر فلاحی مدنی نے بڑی محنت سے یہ خدمت انجام دی ہے اور رمضان وروزے کے فضائل واحکام سے متعلق صحیح احادیث کو مختصر تشریح کے ساتھ بہت سلیقے سے مرتب کر دیا ہے۔ یہ مفید اور قیمتی کتاب شائع کرتے ہوئے ہمیں بڑی مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ یہ کتاب انفرادی مطالعے کے لیے بھی مفید ہے اور اجتماعی مطالعے کے لیے بھی بہت کارآمد ہے۔

موضوع کی مناسبت سے مولانا محمد طاہر مدنی صاحب کی ایک مختصر اور قیمتی تحریر بھی کتاب میں شامل کرلی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور مؤلف وناشر کے لیے باعثِ اجر وثواب بنائے۔ آمین۔

محمد خالد اعظمی (حال مقیم کویت)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مرتّب

یہ دنیا ایک امتحان کی جگہ ہے، یہاں ہم ابتلاء وآزمائش کے مرحلے سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں اختیار کی آزادی دے کر آزمایا جارہا ہے کہ ہم شکر گزار بندے بنتے ہیں یا ناشکرے، اپنی زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق بسر کرتے ہیں یا نہیں۔ اپنی مرضی اور اپنے احکامات سے باخبر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا، اور اسی سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپؐ پر اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری کلام قرآنِ مجید نازل فرمایا، جو تمام انسانوں کے لیے رشد وہدایت کا ذریعہ ہے۔ ان قرآنی تعلیمات کی وضاحت آپؐ نے اپنے قول و عمل کے ذریعے فرمادی۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو جو احکامات دیے اُن میں سے ایک اہم حکم روزے کی عبادت ہے۔ اس کے متعلق قرآن میں بھی ہدایات آئیں، اور آپؐ کی زبان و عمل سے بھی۔ اس مختصر سے کتابچے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ رمضان اور روزوں سے متعلق آپؐ کی احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے، تاکہ ان سے استفادہ آسان ہو اور ان کی روشنی میں اپنی اصلاح وتربیت کی جاسکے۔ اس میں تمام احادیث کا استقصاء نہیں کیا گیا ہے، البتہ تقریباً ایسے تمام مسائل کی احادیث کا احاطہ کر لیا گیا ہے جو عموماً پیش آتے ہیں۔ آخر میں موضوع کی مناسبت سے عید الفطر کے احکام وآداب سے متعلق احادیث کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ صرف مستند اور ثابت شدہ حدیثیں بیان کی جائیں، چنانچہ صرف صحیح اور حسن حدیثیں بیان کی گئی ہیں، ضعیف احادیث سے مکمل اجتناب کیا گیا ہے، البتہ مشہورِ عام ضعیف احادیث پر تنبیہ کر دی گئی ہے۔

زیادہ تر احادیث کے ترجمے پر اکتفاء کیا گیا ہے، اور ضرورت کے مطابق کہیں کہیں نوٹ لگا دیے گئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج کا یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اگر حدیث صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں یا ان میں سے کسی ایک میں موجود ہے تو اس پر اکتفا کیا گیا ہے، اور اگر ان میں سے کسی میں نہ ہو تو سننِ اربعہ (سنن ابو داود، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) سے اس کی تخریج کی گئی ہے، اور اگر ان میں بھی نہ ہو تو دیگر کتبِ حدیث سے اس کی تخریج کی گئی ہے۔ حوالے کے طور پر کتاب کے نام کے ساتھ حدیث کا نمبر دے دیا گیا ہے۔

حدیث پر حکم لگانے کا طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ اگر حدیث صحیحین یا موطأ امام مالک میں ہے تو اس پر حکم نہیں لگایا گیا ہے، اس طرح اِس کتابچے میں مذکور اِن تینوں کتابوں کی ساری حدیثیں صحیح سمجھی جائیں۔ اِن کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث سے اگر کسی حدیث کو نقل کیا گیا ہے تو اس پر حکم لگا دیا گیا ہے۔ حکم کے سلسلے میں ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی صاحب کی تازہ معرکۃ الآراء تصنیف «الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل» سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے، اور زیادہ تر ڈاکٹر صاحب کے بیان کردہ حکم پر اعتماد کیا گیا ہے، البتہ جو حدیثیں اُس میں نہیں مل سکیں اُن پر حکم دیگر متخصصینِ علومِ حدیث کی تحقیقات کی روشنی میں لگایا گیا ہے۔

آخر میں محترم قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں، اور اس میں پائی جانے والی غلطیوں اور خامیوں پر متنبہ کریں، تاکہ آئندہ اسے مزید بہتر بنایا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِس کتابچے کو نفع بخش بنائے، اور مرتّب کے لیے ثوابِ دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

عبید اللہ طاہر فلاحی مدنی

obaidullahtahirfalahi@gmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

مولانا ولی اللہ مجید قاسمی
استاد جامعۃ الفلاح، بلریاگنج، اعظم گڑھ

رمضان نیکیوں کا فصلِ بہار اور موسمِ برسات ہے، جس میں رحمتِ الٰہی کے خوشگوار جھونکے اور رُوح پرور ہوائیں چلتی ہیں، پورے ماحول پر نورانیت کی چادر لگی رہتی ہے، اور سکینت وطمانیت کے بادلوں کا خیمہ تنا ہوا ہوتا ہے، اور رب کی رحمت وفضل کی بارش ہوتی رہتی ہے، نیکیوں کی راہیں آسان کردی جاتی ہیں اور برائیوں کے راستوں پر روکاوٹیں کھڑی کردی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے اچھائیوں پر گامزن رہنا اور کوتاہیوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے، اور اعمال کی روئیدگی، افزائش اور تاثیری صلاحیت فزوں تر ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اِس ایک ماہ کی عبادت سے اپنے اندر ایسی قوت اور طاقت پیدا کرسکتا ہے جس کے ذریعے اس کے لیے پورے سال رب کی بندگی کے راستے پر چلتے رہنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

نیز اس ماہ میں ایک ایسی عبادت کی توفیق ہوتی ہے جو صرف اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے، اس میں کسی طرح کی ریاکاری راہ نہیں پاسکتی، اس لیے اس کا اجر وثواب بھی اللہ تعالیٰ خود ہی دیں گے جو بے حد وحساب ہوگا اور جس کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا ہے۔

اس بابرکت مہینے کی قدر وقیمت پہچاننے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا جس طرح بے انتہا اجر وثواب ہے، اسی طرح اس کی بے وقعتی کرنے پر عذاب وعقاب بھی ہے۔ بڑے کرب وافسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد رمضان کی حقیقت واہمیت سے ناواقف ہے، اور جو لوگ کچھ جانتے ہیں وہ عمل سے اعراض کرتے ہیں اور روزہ رکھ کر بھی ایسے کام کرتے رہتے ہیں جو اس کی حقیقت کے بالکل برخلاف ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء نے لوگوں کو اس سے باخبر کرنے کے لیے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ اس سلسلے کی ایک سنہری کڑی عزیزم عبید اللہ طاہر فلاحی مدنی کی تازہ تصنیف ''احادیثِ رمضان وروزہ'' بھی ہے، جس میں رمضان اور روزے سے متعلق حدیثوں اور مسائل کو اختصار کے ساتھ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ عوام کے پیشِ نظر زبان بہت سادہ اور آسان استعمال کی گئی ہے۔ نیز طوالت کے بجائے اختصار کا طریقہ اپنایا گیا ہے، لیکن اسی کے ساتھ جامعیت کی شان بھی پائی جاتی ہے اور پیش آمدہ مسائل کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔ مسائل کے باب میں کسی خاص مسلک کی نمائندگی کے بجائے دلیل کو رہنما بنایا گیا ہے۔ ضروری نہیں کہ ان کے نقطۂ نظر سے اتفاق کیا جائے، لیکن انہوں نے جو بھی لکھا ہے سلیقے سے لکھا ہے اور ادب واحترام کے دامن کو تھامے رکھا ہے اور اسلاف اور ائمۂ کرام کی بے وقعتی اور بے حیثیتی کو گوارا نہیں کیا ہے۔

آں عزیز کی قربانی سے متعلق ایک کتاب اس سے پہلے شائع ہو کر مقبولِ عام ہو چکی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ بھی اسی کی طرح قبولیت سے سرفراز ہو، اور مؤلف کے لیے دنیوی واُخروی سعادت کا ذریعہ بنے، اور یہ تالیف نگاہوں سے گزر کر دل میں اُتر جائے، اور عمل کا جذبہ پیدا کرے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کیسے گزاریں؟

مولانا محمد طاہر مدنی
ناظم جامعۃ الفلاح، بلریا گنج، اعظم گڑھ

ہمیں اپنی مختصر زندگی میں ایک بار پھر رمضان کی مبارک ساعتوں سے استفادے کا موقع مل رہا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ گردو پیش پر نظر ڈالیں، کتنے افراد جو سالِ گزشتہ ہمارے ساتھ تھے اب اس دنیا میں نہیں رہے، گویا وہ رمضان اُن کی زندگی کا آخری رمضان تھا، اور پتہ نہیں یہ رمضان ہم میں سے کس کس کا آخری رمضان ہو۔

مختصر زندگی سرعت کے ساتھ ختم ہو رہی ہے، ہر لمحہ ہم اپنی موت سے قریب ہو رہے ہیں، دانش مند وہی ہیں جو اپنی موت کو یاد رکھتے ہیں اور موت کے بعد کے مراحل کی تیاری کرتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ ہماری تربیت کے لیے بہترین موقع ہے، اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے منصوبہ بندی ضروری ہے۔ یومیہ نظام الاوقات کا ایک مجوزہ خاکہ یہاں دیا جا رہا ہے، اسے سامنے رکھ کر ہم اپنا پروگرام مرتب کر لیں اور پوری پابندی کریں، اِن شاء اللہ غیر معمولی فائدہ نظر آئے گا:

(۱) سحری کے لیے کم از کم ایک گھنٹہ قبل بیدار ہو جانا، اذکارِ مسنونہ کا اہتمام اور نمازِ تہجد کی ادائیگی کرنا، اور آخر وقت میں سحری ضرور کرنا، کیونکہ آپ ﷺ نے سحری کی تاکید فرمائی ہے۔

(۲) نمازِ فجر کی باجماعت مسجد میں ادائیگی۔ بعض لوگ دیر تک جگتے ہیں اور سحری کھا کر سو جاتے ہیں۔ یہ کتنی محرومی کی بات ہے، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ فجر کے بعد مسجد ہی میں ذکر و تلاوتِ قرآن مجید میں طلوعِ آفتاب تک مشغول رہنا سنت ہے۔ سورج نکلنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کریں، اس کے بعد گھر جا کر کچھ دیر آرام کر لیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) آرام کے بعد اپنی ڈیوٹی یا کاروبار کے لیے نکل جائیں۔ رمضان میں ہماری کارکردگی کم نہیں ہونی چاہیے۔ بعض لوگ روزے کے بہانے کام چوری کرتے ہیں، یہ بات مناسب نہیں ہے۔ پوری دلچسپی اور لگن کے ساتھ اپنا کام کرنا چاہیے، اور رمضان میں ہماری کارکردگی متاثر نہ ہونے پائے، کیوں کہ روزہ ہمیں طاقتور بناتا ہے، ہماری قوتِ ارادی کو مضبوط کرتا ہے۔ ہمارے اسلاف نے اس ماہِ مبارک میں بڑے بڑے معرکے سر کیے ہیں۔

(۴) ظہر کی اذان ہوتے ہی نماز کی تیاری، فرض سے پہلے سنت کا اہتمام، نماز کے بعد اذکارِ مسنونہ اور سنن ونوافل کا اہتمام۔ یاد رکھیں ماہِ مبارک میں نیکیوں کا اجر کئی گناہ بڑھ جاتا ہے، اپنے دامن میں نیکیاں سمیٹنے کا بہترین موقع ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی درس وتذکیر کا پروگرام ہو تو اس میں شرکت کریں اور اپنی دینی معلومات میں اضافے کی فکر کریں، پھر اپنے کام کی طرف لوٹ جائیں۔

(۵) عصر کی اذان ہوتے ہی مسجد کا رخ کریں، فرض سے پہلے سنتِ غیر موکدہ بھی پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صرف نصف گھنٹہ مطالعۂ قرآن کے لیے مختص کریں۔ کسی ترجمہ وتفسیر کی مدد سے اگر روزانہ پانچ آیات کا بھی غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کریں تو پورے مہینہ میں ڈیڑھ سو آیات ہوجائیں گی۔ مطالعے کے لیے یکسوئی اور دلچسپی ضروری ہے، اور طریقہ یہ ہے کہ پہلے آیات کی اچھی طرح تلاوت کریں، پھر اس کے بعد معنی ومفہوم کو سمجھیں، اس پر غور کریں، دل پر اثر لینے کی کوشش کریں، اپنا احتساب کریں کہ ہمارا خالق ومالک اِن آیات میں ہمیں جو ہدایات دے رہا ہے اُن پر ہمارا کتنا عمل ہے۔ کوتاہی کے لیے استغفار کریں، اور عہد کریں کہ پورے طور سے اِن آیات پر کاربند ہوں گے، اللہ سے توفیق کی بھیک مانگیں، اور قرآنی پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کا بھی عزم کریں۔ اس طرح اگر روزانہ ہم قرآن کا مطالعہ کریں تو ہماری زندگی میں اِن شاء اللہ غیر معمولی تبدیلی آئے گی، اور قرآن ہماری زندگی کو بدل دے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) غروبِ آفتاب کے قریب افطار کی تیاری کریں۔ یاد رکھیں کہ افطار کرانے میں بڑا اجر ہے۔ کھجور یا پانی سے افطار کریں، اللہ کا شکر ادا کریں اور کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیں، ایسا نہ ہو کہ دن بھر کی کسر افطار میں نکالنے لگیں، اور اس کے بعد نمازِ عشاء اور تراویح پڑھنا مشکل ہو جائے۔ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، اس لیے دعاؤں کا خاص اہتمام کریں۔ نمازِ مغرب جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کریں، اس کے بعد اذکار اور سنن و نوافل نہ بھولیں۔ مغرب اور عشاء کے درمیان گھر کے افراد کے ساتھ کچھ دیر بیٹھیں اور کسی تربیتی کتاب کا اجتماعی مطالعہ ہو، مثلاً زادِ راہ از مولانا جلیل احسن ندویؒ، آدابِ زندگی از مولانا محمد یوسف اصلاحی، یا منہاج المسلم از شیخ ابو بکر جابر الجزائری یا کوئی اور مفید کتاب۔

رمضان اہل و عیال کی تربیت کا بہترین موقع ہے، اس کو اگر ٹھیک سے استعمال کیا جائے تو گھر کا نقشہ بدل سکتا ہے اور دینی ماحول بن سکتا ہے۔

(۷) عشاء کی اذان ہوتے ہی مسجد کا رخ کریں، باجماعت نماز ادا کریں، اس کے بعد امام کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھیں، اگر رمضان میں نماز کے اندر مکمل قرآن مجید سننے کا موقع مل جائے تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ بعض مساجد میں تراویح کے بعد مختصر تشریح کا پروگرام ہوتا ہے، یہ اچھی بات ہے، پوری دلچسپی سے اس میں شرکت کرنی چاہیے۔ اس کے بعد جلد سو جانا چاہیے، تاکہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے میں زحمت نہ ہو۔ آج کل ایک غلط رواج یہ ہو گیا ہے کہ رات میں دیر تک لوگ ہوٹل وغیرہ میں گپ شپ کرتے ہیں، اپنا وقت ضائع کرتے ہیں، دیر میں سوتے ہیں، جس کی وجہ سے سحری اور نمازِ فجر سب غائب ہو جاتی ہے۔ اس غلط عادت کو بالکل چھوڑ دینا چاہیے، نبی ﷺ نے عشاء کے بعد فضول باتوں سے منع فرمایا ہے، سویرے سونے کی تاکید کی ہے، تاکہ سحر خیزی میں آسانی ہو۔ آپ ذرا سوچیے کہ رات کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ سمائے دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ”ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسے معاف کر دوں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کی جھولی بھر دوں۔" ایک طرف اللہ کی رحمت جوش میں ہے، دوسری طرف ہماری غفلت! ایک طرف اللہ کا فضل برس رہا ہے، دوسری طرف ہم بے خبر! اللہ تعالیٰ ہمارا دامن بھرنے کے لیے تیار، اور ہم سو رہے ہیں! یہ کتنی محرومی کی بات ہے!

تیری ہر ادا نوازش میرا ہر نفس گزارش
ترے پاس دونوں عالم مرے پاس صرف دامن

ایک غلط عادت یہ بھی ہے کہ لوگ .T.V دیکھ کر یا سو کر رمضان کے اوقات گزارتے ہیں، مبارک لمحات سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ضائع کرتے ہیں۔ یاد رکھیں رمضان حرکت ونشاط کا مہینہ، عمل اور جد وجہد کا مہینہ، تزکیہ وتربیت کا مہینہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "وہ شخص بد نصیب ہے جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی مغفرت کا سامان نہ کر سکے۔"

آخری عشرے میں اعتکاف کی سنت ادا کرنے اور شبِ قدر کی تلاش کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کا اہتمام کرنا چاہیے، تاکہ غریبوں کا چولہا بھی جل سکے اور ان کے گھر میں بھی خوشی ہو۔

یہ مجوزہ خاکہ منصوبہ بندی میں آپ کی مدد کرے گا۔ اپنے لحاظ سے آپ پروگرام بنائیں، روبعمل لانے کی کوشش کریں، اللہ سے دعا کریں، اِن شاء اللہ خوشگوار نتائج برآمد ہوں گے۔

اے اللہ رمضان سے ہمیں بھرپور استفادے کی توفیق دے، آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض روزوں کے فضائل واحکام

رمضان کے روزوں کی فرضیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾﴾ [البقرة: ١٨٣]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ کی صفت پیدا ہو“۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ هُدٗى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٖ مِّنَ ٱلۡهُدَىٰ وَٱلۡفُرۡقَانِۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُۖ﴾ [البقرة: ١٨٥] ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ حق دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب سے جو شخص اِس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اِس پورے مہینے کے روزے رکھے“۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا“۔

(۱) صحیح بخاری۸، صحیح مسلم ۱۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ». فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ». قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَصِيَامُ رَمَضَانَ». قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ». قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ». قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ»(۱).

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ نجد کا رہنے والا ایک شخص جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس کی آواز کی بھنبھناہٹ تو سنی جارہی تھی لیکن یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، یہاں تک کہ جب قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دن رات میں پانچ نمازیں ہیں“۔ وہ شخص بولا کہ کیا اِن کی علاوہ بھی کوئی نماز میرے اوپر فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”نہیں، مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے پڑھو“۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے روزے“۔ اس نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ اور روزے بھی میرے اوپر فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ”نہیں، مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے رکھو“۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکاۃ کا بھی ذکر کیا۔ اس نے کہا کہ میرے اوپر اس کے علاوہ اور کوئی صدقہ بھی فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”نہیں، مگر یہ کہ تم اپنی خوشی سے دو“۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ اللہ کی قسم! نہ میں اس پر اضافہ کروں گا اور نہ کمی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا“۔

(۱) صحیح بخاری ۴۶، صحیح مسلم ۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• فضائل:

ماہِ رمضان کے فضائل

○ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ» (۱).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ» (۲).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور دوزخ کے دورازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور

(۱) صحیح بخاری ۳۲۷۷، صحیح مسلم ۱۰۷۹۔

(۲) سنن ترمذی ۶۸۲، سنن ابن ماجہ ۱۶۴۲، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پکارنے والا پکارتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! آگے بڑھو، اور اے برائی کے طلبگار! ٹھہر جاؤ۔ اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کیے جاتے ہیں، یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ»[1].

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارے پاس ایک مبارک مہینہ رمضان آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس ماہ کے روزے فرض قرار دیے ہیں۔ اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور سرکش شیاطین اس ماہ میں باندھ دیے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ بس محروم ہی رہ گیا"۔

○ **رمضان میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے:**

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ»[2].

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم پر یہ مہینہ آگیا ہے، اِس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے

(۱) سنن نسائی ۲۱۰۶، صحیح۔

(۲) سنن ابن ماجہ ۱۶۴۴، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محروم ہو گیا وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہو گیا، اور اس کی بھلائی سے وہی محروم رہے گا جو واقعتاً محروم ہو"۔

○ **رمضان میں روزانہ کچھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ـ هُوَ شَكَّ، يَعْنِي الْأَعْمَشَ ـ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلّٰهِ عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ»(۱).

حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابو سعید خدریؓ(۲) فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یقیناً اللہ تعالیٰ ہر دن اور رات میں کچھ لوگوں کو (جہنم سے) آزاد فرماتے ہیں، اور ہر مسلمان کے لیے ایک قبول کی جانے والی دعا رکھی گئی ہے۔"

نوٹ: دیگر احادیث کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ رمضان کے بارے میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ، وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ»(۳).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ بہتوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں، اور ایسا ہر شب ہوتا ہے"۔

○ **رمضان گناہوں کی بخشش کا ذریعہ:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ»(۴).

---

(۱) مسند احمد ۷۴۵۰، صحیح۔

(۲) صحابی کے نام میں یہ شک حضرت اعمشؒ کو ہوا۔

(۳) سنن ابن ماجہ ۱۶۴۳، حسن۔

(۴) صحیح مسلم ۲۳۳: ۱۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”پانچوں نمازیں، اور جمعہ دوسرے جمعہ تک، اور رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ کرتے ہیں، بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَقَى الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ»، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هَذَا؟ فَقَالَ: «قَالَ لِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: آمِينَ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ: آمِينَ، ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: آمِينَ» (۱).

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ منبر پر چڑھے تو کہا: ”آمین، آمین، آمین“۔ تو آپؐ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ ایسا تو نہیں کرتے تھے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ”جبریلؑ نے مجھ سے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آئے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے، تو میں نے آمین کہا۔ پھر جبریلؑ نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپؐ کا تذکرہ کیا جائے اور وہ آپؐ پر درود نہ بھیجے، تو میں نے آمین کہا۔ پھر جبریلؑ نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے اور جنت میں داخل نہ ہو سکے، تو میں نے آمین کہا“۔

نوٹ: ناک خاک آلود ہونے کا مطلب اللہ کی رحمت سے محرومی اور دوری ہے۔

یقیناً وہ بندہ انتہائی محروم ہے جو رمضان کا مبارک مہینہ پائے اور اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی مغفرت کا سامان نہ کر سکے، ایسا شخص اللہ کی رحمت اور نظرِ عنایت سے دور ہے۔ اسی طرح جو بندہ اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو حیات پائے اور پھر اُن کی

(۱) السنن الکبریٰ للبیہقی ۸۵۰۴، صحیح ابن خزیمۃ ۱۸۸۸، صحیح ابن حبان ۴۰۹، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت کر کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق نہ بنا سکے تو وہ بھی انتہائی محروم ہے۔

○ **رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر:**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَـمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: «مَا مَنَعَكِ مِنَ الْـحَجِّ؟»، قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ، حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: «فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي» (۱).

وفي رواية: «فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً» (۲).

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ اپنے حج سے واپس ہوئے تو ام سنان انصاریہؓ سے فرمایا: ''تم کو حج سے کس چیز نے روکا''؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابو فلاں (یعنی ان کے شوہر) کے پاس پانی لادنے کے دو اونٹ تھے، ان میں سے ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کی سنچائی کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، اس لیے کہ اس میں عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے''۔

○ **رمضان سخاوت وفیاضی میں اضافے کا مہینہ:**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ، حَتَّى

(۱) صحیح بخاری ۱۸۶۳، صحیح مسلم ۱۲۵۶: ۲۲۲۔
(۲) صحیح بخاری ۱۷۸۲، صحیح مسلم ۱۲۵۶: ۲۲۱، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ القُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِٱلسَّلَامُ، كَانَ أَجْوَدَ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ» (۱).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں: ”اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وفیاض تھے، اور آپؐ سب سے زیادہ فیاض اس وقت ہوتے جب رمضان میں حضرت جبریلؑ آپؐ سے ملاقات کرتے تھے۔ حضرت جبریلؑ آپؐ سے رمضان میں ہر رات ملاقات کرتے، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا۔ آپؐ روزانہ حضرت جبریلؑ کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ جب حضرت جبریلؑ آپؐ سے ملتے تھے تو آپؐ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے“۔

○ **رمضان قرآن سے تعلق میں اضافے کا مہینہ:**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ﴾ [البقرة: ۱۸۵] ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ حق دکھانے والی اور حق وباطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں“۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَٱللَّهُعَنْهُمَا، قَالَ: وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِٱلسَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ (۲).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ رمضان میں ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے، اور آپؐ کے ساتھ قرآن کا دور و مذاکرہ کرتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَٱللَّهُعَنْهُ، قَالَ: «كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ القُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي العَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ» (۳).

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۰۲، صحیح مسلم ۲۳۰۸۔

(۲) صحیح بخاری ۳۲۲۰، صحیح مسلم ۲۳۰۸۔

(۳) صحیح بخاری ۴۹۹۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ”حضرت جبریلؑ ہر سال اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے ایک بار قرآن پڑھتے تھے، اور جس سال آپؐ کا انتقال ہوا اُس سال دو بار پڑھا“۔

نوٹ: حضرت جبریلؑ اور اللہ کے رسول ﷺ ہر سال رمضان میں ایک بار قرآن کا دَور کرتے تھے، دونوں ایک دوسرے کو قرآن پڑھ کر سناتے تھے، اور جس سال آپؐ کا انتقال ہوا اُس سال دونوں نے دو بار دَور کیا۔

ماہِ رمضان کے روزوں کے فضائل

○ **رمضان کے روزے مغفرت کا ذریعہ:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»(۱).

وفي رواية عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»(۲).

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اللہ کی خوشنودی کے لیے رکھے، تو اُس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے“۔

اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اللہ کی خوشنودی کے لیے رکھے، تو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔ اور جس نے شبِ قدر میں ایمان کی حالت میں اور اللہ کی خوشنودی کے لیے عبادت کی، تو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔“

---

(۱) صحیح بخاری ۳۸۔

(۲) صحیح بخاری ۱۹۰۱، صحیح مسلم ۷۶۰، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ **رمضان کے روزے جنت میں داخلے کا ذریعہ:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ»، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا شَيْئًا أَبَدًا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا»(۱).

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جب میں اسے انجام دوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، اور فرض نمازیں پابندی سے ادا کرو، اور فرض زکاۃ ادا کرو، اور رمضان کے روزے رکھو''۔ تو اس دیہاتی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں کبھی بھی اس پر نہ کسی چیز کا اضافہ کروں گا اور نہ کمی۔ تو جب وہ جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا: ''جو کسی جنتی کو دیکھنا پسند کرے تو وہ اِس شخص کو دیکھ لے''۔

○ **رمضان کے روزے درجات کی بلندی کا ذریعہ:**

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَلِيٍّ قَدِمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا، فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ، فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً، ثُمَّ تُوُفِّيَ، قَالَ طَلْحَةُ: فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِهِمَا، فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ الْآخِرَ مِنْهُمَا، ثُمَّ

(۱) صحیح بخاری ۱۳۹۷، صحیح مسلم ۱۴، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَرَجَ، فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ، فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ، فَعَجِبُوا لِذَلِكَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: «مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا، ثُمَّ اسْتُشْهِدَ، وَدَخَلَ هَذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «وَأَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ، وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ»[1].

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ دور دراز علاقے سے دو شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ دونوں ایک ساتھ اسلام لائے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر جدوجہد اور عبادت وریاضت کرتا تھا، یہ زیادہ عبادت کرنے والا جنگی میں شریک ہوا اور شہید ہو گیا، دوسرا اُس کے بعد سال بھر تک زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے کے پاس کھڑا ہوں، دیکھتا ہوں کہ میں اُن دونوں کے قریب ہی ہوں، جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور اُن میں سے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں داخلے) کی اجازت دی، کچھ دیر بعد پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دی، پھر لوٹ کر آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ واپس جاؤ، ابھی تمہارا وقت نہیں آیا ہے۔ صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب لوگوں کو سنایا، لوگوں کو اس سے بہت تعجب ہوا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو یہ معلوم ہوا اور تمام قصہ سنایا تو فرمایا: ”تمہیں کس بات سے حیرانگی ہو رہی ہے“؟ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ان دونوں میں پہلا شخص زیادہ محنت وریاضت کرتا تھا، پھر شہید بھی ہوا، اور (اس کے باوجود) دوسرا جنت میں

(۱) سنن ابن ماجہ ۳۹۲۵، مسند احمد ۱۴۰۳، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے داخل ہوا! فرمایا: "کیا دوسرا اُس کے بعد ایک برس زندہ نہیں رہا"؟ صحابہ نے عرض کیا: بالکل رہا، فرمایا: "اسے رمضان نصیب ہوا تو اس نے روزے رکھے، اور سال بھر اتنے اتنے سجدے کیے (یعنی نمازیں ادا کیں)"۔ صحابہ نے عرض کیا: یہ بات تو ضرور ہے، آپؐ نے فرمایا: "اُن دونوں کے درجوں میں آسمان وزمین سے زیادہ فاصلہ ہے"۔

○ **روزے دار کی دعا رد نہیں کی جاتی:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْـمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ» (۱).

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین لوگوں کی دعا کبھی رد نہیں کی جاتی: روزے دار کی یہاں تک کہ افطار کرلے، عادل حکمران کی، اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت وجلال کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصہ کے بعد کروں"۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ، دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ، وَدَعْوَةُ الْـمُسَافِرِ» (۲).

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی دعا، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا"۔

(۱) سنن ترمذی ۳۵۹۸، سنن ابن ماجہ ۱۷۵۲، حسن۔
(۲) السنن الکبریٰ للبیہقی ۶۳۹۲، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ممانعت

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ، وَقُمْتُهُ كُلَّهُ»، فَلَا أَدْرِي أَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ، أَوْ قَالَ: «لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ أَوْ رَقْدَةٍ»(۱).

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اس طریقے سے نہ کہے کہ میں نے پورے رمضان کے روزے رکھے اور پورے رمضان میں عبادت میں مشغول رہا“۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو اس کا علم نہیں کہ آپؐ نے اپنی تعریف کرنے کو ناپسند فرمایا، یا یہ کہا کہ: یقیناً وہ کچھ نہ کچھ دیر سوئے گا۔

(۱) سنن ابوداود ۲۴۱۵، سنن نسائی ۲۱۰۹، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- **احکام:**

ثبوتِ رمضان وشوال کا طریقہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: «لاَ تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ»(۱).

وفي رواية: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ»(۲).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ”روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو، اور روزہ رکھنا بند نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو، اور اگر بدلی چھائی ہو تو اندازہ لگاؤ“۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے، (اور ۳۰ کا بھی)، لہٰذا تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو، اور روزہ رکھنا بند نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو، اور اگر بدلی چھائی ہو تو ۳۰ دن پورے کرو“۔

نوٹ: اس مسئلے سے متعلق متعدد صحیح احادیث موجود ہیں، جن تمام کو جمع کرنے کے بعد علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آئے تو مہینہ ۳۰ کا مانا جائے گا۔

رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۰۶، صحیح مسلم ۱۰۸۰۔

(۲) سنن ابوداود ۲۳۲۰، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ» (۱).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے، البتہ اگر کوئی آدمی اس دن روزہ رکھتا آیا ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے“۔

نوٹ: اس حدیث کی روشنی میں علماء یہ کہتے ہیں کہ رمضان سے ایک دو دن قبل احتیاطاً روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

اور اگر بعد میں پتہ چلے کہ رمضان کا مہینہ ایک دن پہلے شروع ہو گیا تھا، اور لوگوں نے اس دن روزہ نہیں رکھا تھا، تو اس دن کی قضا واجب ہو گی۔

شک کے دن (تیس شعبان) کے روزے کی ممانعت

عَنْ صِلَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ، فَأَتَى بِشَاةٍ، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ عَمَّارٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «مَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ، فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (۲).

حضرت صلہؒ فرماتے ہیں کہ شک کے دن (یعنی ۳۰ شعبان کو) ہم حضرت عمارؓ کے پاس تھے، وہ ایک بکری لائے، تو بعض لوگ کنارے ہو گئے، تو حضرت عمارؓ نے کہا: ”جس نے اِس دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسمؐ (یعنی اللہ کے رسول ﷺ) کی نافرمانی کی“۔

نوٹ: شک کے دن سے مراد ۳۰ شعبان ہے، جب کہ ۲۹ تاریخ کو چاند نظر نہ آئے، اور اس میں شک ہو کہ کل شعبان کی ۳۰ تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ۔

اکثر اہلِ علم نے شک کے دن کے روزے کو مکروہ قرار دیا ہے، اور اگر کوئی شک کے

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۱۴، صحیح مسلم ۱۰۸۲۔

(۲) سنن ابوداود ۲۳۳۴، سنن ترمذی ۶۸۶، سنن نسائی ۲۱۸۸، سنن ابن ماجہ ۱۶۴۵، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کا روزہ رکھ لے اور بعد میں وہ رمضان کا دن ثابت ہو جائے تو اس روزے کا کوئی اعتبار نہ ہو گا اور اس کے ذمے اس دن کے روزے کی قضا ہو گی۔

اور اگر کوئی کسی متعین دن کے روزے کا عادی ہو، اور شک کے دن یعنی ۳۰ شعبان کو وہی دن آجائے، تو ایسے شخص کے لیے اس دن کا روزہ مکروہ نہیں ہے۔

روزے اور عیدین اجتماعیت کے ساتھ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ، وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ»[(۱)].

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”روزہ اس دن ہے جس دن تم سب روزہ رکھو، اور عید الفطر اس دن ہے جس دن تم سب عید الفطر مناؤ، اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم سب عید الاضحیٰ مناؤ“۔

نوٹ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ روزہ رکھنے کا آغاز کرنا اور اسے روکنا، دونوں اجتماعیت کے ساتھ ہو گا، لہذا کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ روزے اور عیدین میں لوگوں سے کٹ کر تنہا کوئی عمل اختیار کرے۔ بلکہ علمائے کرام اور اصحابِ اقتدار جو فیصلہ کر دیں لوگ اسے قبول کریں، اور کوئی شخص اپنا الگ رویہ اختیار نہ کرے۔

اختلافِ مطالع

عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا،

(۱) سنن ترمذی ۶۹۷، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱).

حضرت کریبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام فضل بنت حارثؓ نے انہیں حضرت معاویہؓ کی طرف ملکِ شام بھیجا، فرماتے ہیں کہ میں شام پہنچا تو میں نے حضرت ام فضلؓ کا کام پورا کیا، اور وہیں پر رمضان المبارک کا چاند ظاہر ہو گیا، اور میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھا، پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ آیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے چاند کا ذکر ہوا تو مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم نے چاند کب دیکھا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا، تو فرمایا: تونے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، اور دیگر لوگوں نے بھی دیکھا، اور انہوں نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو سنیچر کی رات کو دیکھا، اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے یا چاند دیکھ لیں گے، تو میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت معاویہؓ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے“۔

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلافِ مطالع کا اعتبار کیا جائے گا، اور جس علاقے میں جس وقت چاند نظر آئے گا اسی کا اعتبار ہو گا۔

رمضان کے ثبوت کے لیے ایک شخص کی گواہی کافی ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ،

---

(۱) صحیح مسلم ۱۰۸۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ»[1].

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ”لوگوں نے چاند دیکھنے کی کوشش کی، تو میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے، چنانچہ آپؐ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی رکھنے کا حکم دیا“۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْـهِلَالَ -يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ-، فَقَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ»؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ»؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «يَا بِلَالُ، أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا»[2].

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور بولا: میں نے چاند (یعنی رمضان کا چاند) دیکھا ہے، تو آپؐ نے پوچھا: ”کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“؟ اس نے کہا: ہاں، پھر آپؐ نے پوچھا: ”کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں“؟ اس نے کہا: ہاں، تو آپؐ نے فرمایا: ”اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل سے روزہ رکھیں“۔

شوال کے ثبوت کے لیے دو اشخاص کی گواہی ضروری ہے

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ -مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ- أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ، فَإِنْ لَمْ نَرَهُ، وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا»، فَسَأَلْتُ الْـحُسَيْنَ بْنَ

---

(۱) سنن ابوداود ۲۳۴۲، صحیح۔

(۲) سنن ابوداود ۲۳۴۰، سنن ترمذی ۶۹۱، سنن نسائی ۲۱۱۳، سنن ابن ماجہ ۱۶۵۲، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَارِثِ: مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، ثُمَّ قَالَ الْأَمِيرُ: إِنَّ فِيكُمْ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ مِنِّي، وَشَهِدَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى رَجُلٍ، قَالَ الْحُسَيْنُ: فَقُلْتُ لِشَيْخٍ إِلَى جَنْبِي: مَنْ هَذَا الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَمِيرُ؟ قَالَ: هَذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَصَدَقَ، كَانَ أَعْلَمَ بِاللّٰهِ مِنْهُ، فَقَالَ: «بِذَلِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»[1].

حضرت حسین بن حارث جدلی سے روایت ہے کہ مکہ کے امیر نے خطبہ دیا، پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم عبادت چاند دیکھ کر ادا کریں، اور اگر خود نہ دیکھ پائیں اور دو معتبر آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی پر ادائیگی کریں۔ ابومالک کہتے ہیں کہ میں نے حسین بن حارث سے پوچھا کہ مکہ کے امیر کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد جب دوبارہ مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ مکہ کے امیر کا نام حارث بن حاطب تھے جو کہ محمد بن حاطب کے بھائی ہیں، اس کے بعد امیر نے یہ بھی کہا تھا کہ تم میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کو مجھ سے بہتر جانتا ہے، اور اسی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس بات کی گواہی دی ہے، اور یہ کہتے ہوئے امیر نے اپنے ہاتھ سے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا، حسین بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے اپنے برابر والے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں جن کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ اور امیر نے یہ بات سچ کہی تھی، عبداللہ بن عمرؓ ان سے زیادہ اللہ سے واقف تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: ”بیشک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہی حکم فرمایا ہے“۔

(۱) سنن ابوداود ۲۳۳۸، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوال کے بعد دو اشخاص کا شوال کا چاند دیکھنے کی گواہی دینا

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ، فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا». زَادَ خَلَفٌ فِي حَدِيثِهِ: «وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ»(۱).

ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ لوگوں میں رمضان کے آخری دن کے سلسلے میں اختلاف واقع ہو گیا (یعنی کچھ لوگ تیس رمضان کہتے تھے اور کچھ یکم شوال)، پس نبی ﷺ کی خدمت میں دو دیہاتی حاضر ہوئے اور اللہ کا نام لے کر گواہی دی کہ ہم نے کل شام چاند دیکھا ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو روزہ کھول دینے کا حکم دیا“۔ خلف نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ”آپؐ نے یہ بھی حکم دیا کہ کل کو سب لوگ عید گاہ میں (نماز ادا کرنے کے لیے) چلیں“۔

عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا، وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ»(۲).

ابو عمیر بن انس نے اپنے چچاؤں سے سنا جو کہ صحابہؓ میں سے تھے کہ ”چند سوار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ گزشتہ رات انہوں نے چاند دیکھا تھا، تو آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ روزہ کھول دیں اور کل صبح کو عید گاہ چلیں“۔

---

(۱) سنن ابوداود ۲۳۳۹، صحیح۔

(۲) سنن ابوداود ۱۱۵۷، سنن نسائی ۱۵۵۷، سنن ابن ماجہ ۱۶۵۳، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب روزے کی نیت طلوعِ فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَا صِيَامَ لَهُ»(۱).

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی روزے کے لیے فجر سے پہلے پختہ ارادہ نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے“۔

نوٹ: یعنی روزے کے لیے طلوعِ فجر سے پہلے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت رات کے کسی بھی حصے میں کافی ہے۔ اور زبان سے نیت کرنا شرط نہیں ہے۔

یہ حکم رمضان کے روزے، رمضان کی قضا، اور نذر کے روزے کے بارے میں ہے۔ نفل روزے کی نیت طلوعِ فجر کے بعد بھی جائز ہے۔

روزے دار کے لیے ماہِ رمضان میں دن میں بیوی سے ملاقات کی ممانعت اور اس کا کفارہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلَكْتُ، قَالَ: «مَا لَكَ»؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا»؟ قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ»؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: «فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا»؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالعَرَقُ المِكْتَلُ - قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ»؟ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: «خُذْهَا، فَتَصَدَّقْ بِهِ» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ

(۱) سنن ابوداود ۲۴۵۴، سنن ترمذی ۷۳۰، سنن نسائی ۲۳۳۱، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ»(۱).

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپؐ نے پوچھا: "کیا بات ہے"؟ اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں ہم بستری کر لی۔ آپؐ نے فرمایا کہ "تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو"؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: "کیا تم دو مہینے لگا تار روزے رکھ سکتے ہو"؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ "کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو"؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ نبی ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے، ہم اسی حال میں تھے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکری لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں، آپؐ نے دریافت کیا کہ "سوال کرنے والا کہاں ہے"؟ اس نے کہا کہ میں ہوں، آپؐ نے فرمایا: "اسے لے جاؤ اور خیرات کر دو"۔ اس شخص نے پوچھا: کیا اس کو دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے؟ اے اللہ کے رسولؐ! مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں، جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو۔ تو نبی ﷺ ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپؐ کے اگلے دانت نظر آگئے، پھر آپؐ نے فرمایا: "اپنے گھر والوں کو کھلاؤ"۔

رمضان کی رات میں بیوی سے ملاقات کی رخصت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَٱلْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾[البقرة: ۱۸۷]

"تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے۔ اللہ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے

(۱) صحیح بخاری ۱۹۳۶، صحیح مسلم ۱۱۱۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، مگر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا۔ اب تم اپنی بیویوں سے ملاقات کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اسے حاصل کرو“۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ، وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ﴾» (۱).

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے تو لوگ پورے رمضان رات کو بھی اپنی عورتوں سے الگ رہا کرتے، البتہ بعض لوگ چپکے سے اپنے آپ سے خیانت کر جاتے (یعنی اپنی بیوی سے ملاقات کر بیٹھتے)، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ﴾ یعنی ”اللہ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، مگر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا“۔

حاملہ خاتون اور دودھ پلانے والی خاتون کے روزے کا حکم

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَغَدَّى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ»، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ لِلْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ» (۲).

---

(۱) صحیح بخاری ۴۵۰۸۔

(۲) سنن نسائی ۲۳۱۵، سنن ابوداود ۲۴۰۸، سنن ترمذی ۷۱۵، سنن ابن ماجہ ۱۶۶۷، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ وہ مدینے میں نبی ﷺ کے پاس آئے، آپؐ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، آپؐ نے کہا: ''آؤ کھانا کھاؤ''، تو انہوں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، تو آپؐ نے ان سے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز ختم کر دی، اور حاملہ خاتون اور دودھ پلانے والی خاتون سے''۔

نوٹ: اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ نہیں ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی بعد میں اپنے روزوں کی قضا کریں گی یا نہیں۔ بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ وہ قضا نہیں کریں گی، بلکہ ہر دن کے بدلے فدیہ دے دیں گی۔ لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور اہلِ علم کہتے ہیں کہ اگر انہیں اپنے یا بچے کے سلسلے میں کسی نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ سکتی ہیں، لیکن بعد میں اس کی قضا واجب ہو گی۔

حائضہ خاتون کے روزے کا حکم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟»(۱).

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے''؟

عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ، وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ. فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، وَلَكِنِّي أَسْأَلُ. قَالَتْ: «كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ، فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ، وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ»(۲).

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۵۱، صحیح مسلم ۸۰۔

(۲) صحیح بخاری ۳۲۱، صحیح مسلم ۳۳۵: ۶۹، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے کہ حائضہ عورت روزے کی تو قضا کرتی ہے، لیکن نماز کی قضا نہیں کرتی؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا: ”کیا تم حروریہ ہو“؟ میں نے کہا: نہیں، میں تو بس پوچھ رہی ہوں۔ تو انہوں نے کہا: ”ہمیں یہ چیز لاحق ہوا کرتی تھی، (یعنی حیض آیا کرتا تھا)، تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا، اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا“۔

نوٹ: حیض کا مطلب ماہواری آنا ہے۔ اس حالت میں عورت روزہ نہیں رکھ سکتی، اور بعد میں اس کی قضا ضروری ہوگی۔ اور اگر اس حالت میں روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح نہیں ہوگا، بلکہ قضا کرنی ہوگی۔

یہی حکم نفاس والی عورت کا بھی ہے، یعنی جسے ولادت کے بعد خون آرہا ہو۔

رمضان کے روزوں کی قضا میں تاخیر کرنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنها، قَالَتْ: «كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ»(۱).

وفي رواية عند مسلم: «إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ»(۲).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”میرے ذمے رمضان کے روزے ہوتے، لیکن میں اُن کی قضا شعبان ہی میں کر پاتی“۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ”ہم میں سے کوئی اللہ کے رسول ﷺ

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۵۰، صحیح مسلم ۱۱۴۶: ۱۵۱۔
(۲) صحیح مسلم ۱۱۴۶: ۱۵۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانے میں روزہ نہیں رکھتی، پھر وہ آپؐ کے رہتے ہوئے اس کی قضا نہیں کر پاتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا‘‘۔

نوٹ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضا کو مؤخر کیا جا سکتا ہے، اور اگلے رمضان کے آنے سے پہلے اس کی قضا کر لینی چاہیے۔ البتہ اگر کوئی اگلے رمضان کی آمد تک قضا نہیں کر سکا تو اس پر پہلے موجودہ رمضان کے روزے رکھنا ضروری ہے، پھر اِس رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے گی، پھر گزشتہ رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے گی۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک اس پر فدیہ بھی واجب ہوگا، اور بعض کے نزدیک نہیں، صحیح رائے یہی ہے کہ فدیہ واجب نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے وجوب کی کوئی قابلِ اعتماد دلیل نہیں ہے۔

میت کی جانب سے روزوں کی قضا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ»(۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو اس حالت میں مر جائے کہ اس پر روزے باقی تھے، تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے گا۔‘‘

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ فَقَالَ: «لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ، أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا»؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى»(۲).

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۵۲، صحیح مسلم ۱۱۴۷۔

(۲) صحیح بخاری ۱۹۵۳، صحیح مسلم ۱۱۴۸: ۱۵۵، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہو گئی ہے، اور ان کے ذمے ایک مہینے کا روزہ باقی ہے، کیا میں ان کی طرف سے قضا کر دوں؟ آپؐ نے پوچھا کہ "اگر تمہاری ماں پر کسی کا قرض ہوتا تو تم ادا کرتے"؟ اس نے کہا: ہاں، آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اسے ادا کیا جائے"۔

نوٹ: اہلِ علم کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف ہے: زیادہ تر علماء کے نزدیک اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ نہیں رکھے گا، اور اس کے رکھنے کی وجہ سے میت کی ذمہ داری ختم نہیں ہو گی، بلکہ وہ اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے ایک مُد کھانے کی چیز کسی مسکین کو دے گا۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے، اور ایسا کرنے سے میت بری الذمہ ہو جائے گی، اور اس کی طرف سے فدیہ دینے کی ضرورت نہ ہو گی۔

ولی سے مراد قریبی رشتے دار ہے، جیسے اس کا باپ، بیٹا، بھائی، چچا وغیرہ ہو یا دوسرا کوئی رشتے دار۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفل روزوں کے فضائل واحکام

• فضائل:

نفل روزے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ اللهُ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ». «وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ»(۱).

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”انسان کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہوتا ہے، سوائے روزے کے، کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا“۔ روزہ ایک ڈھال ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ وہ بدکلامی کرے اور شور شرابہ، اور اگر کوئی گالم گلوج یا لڑائی کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزے دار کے منھ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک جب وہ افطار کرتا ہے تو اسے خوشی حاصل ہوتی ہے، دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے سے خوش ہوگا“۔

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۰۴، صحیح مسلم ۱۱۵۱: ۱۶۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: «إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي»[1].

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے ہر عمل کو بڑھا جاتا ہے، ہر نیکی کو دس گنا سے سات سو گنا تک، البتہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”سوائے روزے کے، کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، کیونکہ روزے دار میری وجہ سے اپنی شہوت اور اپنے کھانے کو چھوڑے رہتا ہے“۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِيَ اللهُ بِهِ، قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ»[2].

حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھ کو کسی ایسے کام کا حکم فرما دیجیے جس سے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے۔ آپؐ نے فرمایا: ”تم روزہ رکھنے کو لازم پکڑ لو، کیونکہ اس جیسا کوئی نہیں ہے“۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا»، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: «لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ»[3].

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایسے محلات ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے، اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے“۔ ایک

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۵۱: ۱۶۴۔
(۲) سنن نسائی ۲۲۲۱، صحیح۔
(۳) سنن ترمذی ۱۹۸۴، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ کس کے لیے ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ”جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، مستقل روزے رکھے، اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں“۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا»[1].

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت پر دور فرما دیتے ہیں۔“

روزہ نفسانی خواہشات پر کنٹرول پانے کا ذریعہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ»[2].

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے نوجوانوں کے گروہ! جو کوئی نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے، کیونکہ نکاح کی وجہ سے نگاہیں زیادہ نیچی اور شرمگاہیں زیادہ محفوظ ہو جاتی ہیں۔ اور جس میں استطاعت نہ ہو تو وہ روزے کی پابندی کرے، کیونکہ روزہ رکھنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے“۔

روزہ آزمائش سے بچانے کا ذریعہ

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثًا

(۱) صحیح بخاری ۲۸۴۰، صحیح مسلم ۱۱۵۳: ۱۶۸۔

(۲) صحیح بخاری ۵۰۶۶، صحیح مسلم ۱۴۰۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ»(۱).

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ سے فتنے کے متعلق کوئی حدیث کسے یاد ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے کہا: میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا: ''انسان کو اس کے بال بچوں، مال ودولت اور پڑوسی کے سلسلے میں لاحق ہونی والی آزمائش کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ کر دیتے ہیں''۔

روزے دار کے لیے جنت میں داخلے کا مخصوص دروازہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ»(۲).

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن اس دروازے سے روزے دار ہی داخل ہوں گے، اُن کے علاوہ کوئی دوسرا اس سے داخل نہیں ہوگا، کہا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے، اس دروازے سے اُن کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، اور اس سے کوئی داخل نہ ہوگا''۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، هٰذَا

---

(۱) صحیح بخاری ۱۸۹۵، صحیح مسلم ۱۴۴۔

(۲) صحیح بخاری ۱۸۹۶، صحیح مسلم ۱۱۵۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ»(۱).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا (یعنی دو چیزیں) خرچ کیں، وہ جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا، اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے۔ جو شخص نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا، اور جو شخص مجاہد ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا، اور جو شخص روزے دار ہو گا وہ باب الریان سے پکارا جائے گا، اور جو شخص صدقہ کرنے والا ہو گا وہ صدقے کے دروازے سے پکارا جائے گا“۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! ان دروازوں میں سے جس دروازے سے بھی پکارا جائے اس پر کوئی حرج نہیں ہے، لیکن کوئی ایسا بھی ہو گا جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو گے“۔

روزہ جنت میں داخلے کا باعث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ

(۱) صحیح بخاری ۱۸۹۷، صحیح مسلم ۱۰۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ»(۱).

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا: ”تم میں سے آج کون روزے سے ہے“؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں۔ آپؐ نے پھر پوچھا: ”تم میں سے کس نے آج کسی جنازے میں شرکت کی“؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں نے۔ آپؐ نے پوچھا: ”تم میں سے آج کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا“؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں نے۔ آپؐ نے پوچھا: ”تم میں سے آج کس نے کسی مریض کی عیادت کی ہے“؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں نے۔ آپؐ نے فرمایا: ”یہ صفات کسی انسان میں جمع نہیں ہوئیں مگر وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: رَبِّ، مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، فَيُشَفَّعَانِ»(۲).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے سے روکے رکھا تھا، تو آپ اس کے حق میں

(۱) صحیح مسلم ۱۰۲۸۔

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۶۷۲، مستدرک الحاکم ۲۰۳۶، مسند احمد ۶۶۲۶، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری سفارش قبول فرمایئے۔ قرآن کہے گا: میں نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا تھا، تو آپ اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمایئے۔ تب ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی"۔

روزہ ڈھال ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الصِّيَامُ جُنَّةٌ»(۱).

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "روزہ ڈھال ہے"۔

عَنْ عُثْمَانِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ»(۲).

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "روزہ ڈھال ہے، جس طریقہ سے تم میں سے کسی شخص کے پاس جنگ کی ڈھال ہوتی ہے"۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ، وَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ»(۳).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روزہ ڈھال ہے، جس کے ذریعے سے بندہ (جہنم کی) آگ سے بچتا ہے۔ اور روزہ میرے لیے ہے، اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا"۔

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۵۱: ۱۶۲۔

(۲) سنن نسائی ۲۲۳۰، سنن ابن ماجہ ۱۶۳۹، صحیح۔

(۳) مسند احمد ۱۴۶۶۹، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھنا صبر کا کام ہے

عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ»(۱).

حضرت سِنان بن سَنّہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کو روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کے برابر اجر ملے گا“۔

(۱) سنن ابن ماجہ ۱۷۶۵، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• احکام:

نفل روزے کے لیے رات میں نیت کر لینا ضروری نہیں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي إِذَنْ صَائِمٌ»، ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: «أَرِينِيهِ، فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا»، فَأَكَلَ (۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کچھ ہے“؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، آپؐ نے فرمایا: ”تو پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں“۔ پھر ایک دوسرے دن تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہمارے لیے حیس کا ہدیہ لایا گیا ہے، آپؐ نے فرمایا: ”دکھاؤ، میں نے صبح روزے کی نیت کی تھی“۔ پھر آپؐ نے اسے کھالیا۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ نفل روزے کی نیت طلوعِ فجر کے بعد بھی کی جا سکتی ہے، البتہ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس نے طلوعِ فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

اگر روزے دار کو کھانے کے لیے بلایا جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ» (۲).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزے سے ہو، تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں“۔

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۵۴: ۱۷۰۔

(۲) صحیح مسلم ۱۱۵۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا، فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا، فَلْيَطْعَمْ»(۱).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو (کھانے کے لیے) بلایا جائے تو وہ جواب دے (یعنی جائے)، اگر وہ روزے سے ہو تو دعا کرے، اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھالے“۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلْيُجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ»(۲).

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزے سے ہو تو جواب دے، اگر چاہے تو کھالے، اور اگر چاہے تو چھوڑ دے“۔

نوٹ: امام نوویؒ فرماتے ہیں: ”اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ روزے دار کے لیے کھانا واجب نہیں ہے۔ اگر اس کا روزہ فرض روزہ ہے تو اس کے لیے کھانا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ فرض کو ترک کرنا جائز نہیں۔ اور اگر نفل روزہ ہے تو روزہ توڑنا جائز ہے۔ اگر کھانے والے پر روزے دار کا روزے پر قائم رہنا (اور کھانے میں شریک نہ ہونا) شاق گزر رہا ہو تو روزہ توڑ دینا افضل ہے، اور اگر ایسا نہ ہو تو روزہ مکمل کرنا افضل ہے۔ واللہ اعلم“۔(۳)

(۱) صحیح مسلم ۱۴۳۱۔
(۲) سنن ابن ماجہ ۱۷۵۱، صحیح۔
(۳) شرح صحیح مسلم ۹/۲۳۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفل روزے کو توڑنے پر قضا واجب نہیں ہے

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الآنَ، فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ سَلْمَانُ»(۱).

حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا تھا۔ حضرت سلمانؓ حضرت ابو درداءؓ سے ملاقات کو گئے، تو دیکھا کہ ام درداءؓ پرانا دھرانا کپڑا پہنے ہوئے ہیں، ان سے پوچھا: کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ پھر حضرت ابو درداءؓ آئے، اور کھانا لایا گیا، حضرت سلمانؓ نے کہا کہ کھاؤ، تو حضرت ابو درداءؓ نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے کہا کہ میں تو نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ چنانچہ حضرت ابو درداءؓ نے کھالیا۔ پھر جب رات آئی تو حضرت ابو درداءؓ اٹھے تاکہ عبادت کریں، حضرت سلمانؓ نے کہا کہ ابھی سوؤ، چنانچہ وہ سوگئے، پھر عبادت کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ابھی سوئے رہو، پھر جب رات کا آخری حصہ آیا تو حضرت سلمانؓ نے کہا

(۱) صحیح بخاری ۱۹۶۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اب اٹھو، پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمانؓ نے ان سے کہا: تمہارے رب کا تم پر حق ہے، اور تمہاری جان کا تم پر حق ہے، اور تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے، اس لیے ہر حق دار کا حق ادا کرو۔ پھر ابو درداءؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، تو آپؐ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا''۔

نوٹ: جمہور اہلِ علم کے نزدیک اگر نفل روزہ رکھنے والا کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے روزہ توڑ دے تو اس پر قضا واجب نہیں ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک قضا کو واجب قرار دیتے ہیں۔ جمہور کی رائے زیادہ مناسب ہے، اس لیے کہ قضا کے وجوب کے سلسلے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے[۱]۔

(۱) تفصیل کے لیے دیکھیں: الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل ۴/ ۶۷۳-۶۷۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• نفل روزے:

غیر رمضان میں آپ کے روزوں کا طریقہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ»(۱).

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ کبھی کسی مہینے میں روزہ چھوڑتے جاتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ آپؐ اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے، اور کبھی روزہ رکھتے جاتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ آپؐ اس مہینے میں روزہ نہیں چھوڑیں گے، اور رات میں اگر کوئی آپؐ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو (اس حالت میں بھی) دیکھ لیتا، اور سونے کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو (اس حالت میں بھی) دیکھ لیتا“۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ»(۲).

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ”نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کبھی کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے۔ اور (دیگر مہینوں میں کبھی) آپؐ روزہ رکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم! آپؐ روزہ نہیں چھوڑیں گے، اور (کبھی) آپؐ روزہ چھوڑتے جاتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم! آپؐ روزہ نہیں رکھیں گے“۔

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۷۲۔
(۲) صحیح بخاری ۱۹۷۱، صحیح مسلم ۱۱۵۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبان کے روزوں کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ»(۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) روزہ رکھتے جاتے یہاں تک کہ ہم لوگ کہتے کہ اب روزہ نہیں چھوڑیں گے، اور (کبھی کبھی) روزہ چھوڑتے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں، اور نہ شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں آپؐ کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا“۔

نوٹ: بعض روایتوں میں ہے کہ آپؐ پورے ماہِ شعبان کا روزہ رکھتے، اور بعض میں ہے کہ آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی مکمل مہینے کا روزہ نہیں رکھا۔ علماء نے تطبیق دیتے ہوئے کہا ہے کہ آپؐ شعبان کے مہینے میں اکثر ایام روزہ رکھتے تھے، جتنا کسی اور مہینے میں نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ»(۲).

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میں نے

(۱) صحیح بخاری ۱۹۶۹، صحیح مسلم ۱۱۵۶: ۱۷۵۔

(۲) سنن نسائی ۲۳۵۷، مسند احمد ۲۱۷۵۳، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کو دوسرے مہینوں میں اس قدر روزہ رکھتے نہیں دیکھا جتنا کہ شعبان میں، (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپؐ نے فرمایا: ”رجب اور رمضان کے درمیان یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کی فضیلت سے لوگ غافل ہیں۔ جبکہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ رب العالمین کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ جس وقت میرا عمل پیش ہو اس وقت میں روزے کی حالت میں رہوں“۔

نوٹ: شعبان کی فضیلت کے سلسلے میں جتنی صحیح احادیث آئی ہیں ان میں پورے ماہِ شعبان کے روزوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے، صرف ۱۵ر شعبان کے روزے کی فضیلت کے سلسلے میں کوئی صحیح دلیل موجود نہیں ہے۔

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ»(۱).

حضرت ابو ایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد ماہِ شوال کے چھ روزے رکھے، تو یہ زمانے بھر کے روزے کی طرح ہے“۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا»(۲).

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جس نے عید الفطر

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۶۴۔
(۲) سنن ابن ماجہ ۱۷۱۵، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزے ہوئے، جو کوئی بھلائی کرے تو اسے دس گنا اجر ملے گا"۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ السِّتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذَلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ»، يَعْنِي رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ (١).

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں، اور چھ دن کے روزے دو مہینوں کے برابر، تو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے"۔ یعنی رمضان اور اس کے بعد چھ دن۔

نوٹ: اہلِ علم نے شوال کے چھ روزوں کو مستحب مانا ہے۔ اور یہ چھ روزے شوال کے ایام میں کبھی بھی رکھے جاسکتے ہیں، لگاتار بھی رکھ سکتے ہیں اور الگ الگ بھی۔

ان روزوں کے ساتھ رمضان کے روزوں کو ملانے سے پورے سال کے روزے اس طرح ہو جاتے ہیں کہ ایک نیکی دس کے برابر ہوتی ہے، جس کے مطابق رمضان کے تیس روزے دس ماہ کے برابر ہو جاتے ہیں، جن میں اگر مزید چھ کا اضافہ کر دیا جائے تو باقی دو مہینے بھی آجاتے ہیں، اور پورے بارہ مہینے کے روزے رکھنے کے برابر ہو جاتا ہے۔

غیر حاجی کے لیے یوم عرفہ کے روزے کی فضیلت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال: وَسُئِلَ (يعني النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْـمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ» (٢).

وفي رواية: «أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ

(١) صحیح ابن خزیمۃ ٢١١٥، صحیح۔
(٢) صحیح مسلم ١١٦٢: ١٩٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّتِي بَعْدَهُ»[١].

حضرت ابو قتادہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: ”وہ پچھلے سال اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے“۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ پچھلے سال اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا“۔

عَنْ أُمِّ الفَضْلِ ابْنَةِ الحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: «أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ»[٢].

حضرت ام فضل بنت حارثؓ کہتی ہیں کہ ”لوگ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک میں مبتلا تھے، بعض کہہ رہے تھے کہ آپؐ روزے سے ہیں، اور بعض کہہ رہے تھے کہ آپؐ روزے سے نہیں ہیں، چنانچہ میں نے آپؐ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپؐ اپنے اونٹ پر سوار تھے، آپؐ نے اسے پی لیا“۔

پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: «فِيهِ وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ»[٣].

---

(١) صحیح مسلم ١١٦٢: ١٩٦۔
(٢) صحیح بخاری ١٩٨٨، صحیح مسلم ١١٢٣۔
(٣) صحیح مسلم ١١٦٢: ١٩٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو قتادہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپؐ نے فرمایا: ”اسی دن میری پیدائش ہوئی ہے، اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی“۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ، وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ، إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا، قَالَ: «أَيُّ يَوْمَيْنِ؟» قُلْتُ: يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، قَالَ: «ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ»(۱).

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ جب روزہ رکھتے ہیں تو اس قدر روزے رکھتے ہیں کہ لگتا ہے کہ اب آپؐ روزے نہیں چھوڑیں گے، اور جب روزہ رکھنا چھوڑتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ اب آپؐ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے، البتہ دو دن ایسے ہیں کہ اگر وہ آپؐ کے روزوں کے درمیان میں آجائیں تو بہتر ہے، ورنہ آپؐ ان دو دن میں ضرور روزہ رکھ لیتے ہیں۔ تو آپؐ نے پوچھا: ”کون سے دو دن“؟ میں نے عرض کیا: پیر اور جمعرات کے دن۔ تو آپؐ نے فرمایا: ”یہ دونوں وہ دن ہیں جن میں بندوں کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ جس وقت میرے اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں تو میں اس وقت روزے سے رہوں“۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ»(۲).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”نبی ﷺ پیر اور جمعرات کو خاص طور پر روزہ رکھتے تھے“۔

(۱) سنن نسائی ۲۳۵۸، مسند احمد ۲۱۷۵۳، حسن۔

(۲) سنن ترمذی ۷۴۵، سنن نسائی ۲۱۸۷، سنن ابن ماجہ ۱۷۳۹، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنیچر اور اتوار کے روزے کی فضیلت

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مِمَّا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ، وَيَقُولُ: «إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدِ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ» (١).

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنیچر اور اتوار کے دن بکثرت روزہ رکھا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ''یہ دو دن مشرکین کی عید کے دن ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ (روزہ رکھ کر) اُن کی مخالفت کروں''۔

نوٹ: گویا مشرکین کی مخالفت کی نیت سے اِن دُو دِنوں کا روزہ رکھنا مسنون ہے۔

ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کی فضیلت

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: «أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟» قَالَتْ: «نَعَمْ»، فَقُلْتُ لَهَا: «مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟» قَالَتْ: «لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ» (٢).

حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: ''کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن روزہ رکھتے تھے''؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ہاں''، میں نے پوچھا: ''مہینے کے کن دنوں کے روزے رکھتے تھے''؟ تو انہوں نے فرمایا: ''آپؐ دنوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ کن دنوں کے روزے رکھیں''۔

نوٹ: ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کی مختلف صورتیں حدیثوں میں آئی ہیں:

— ہر دس دن میں ایک روزہ رکھنا۔

---

(١) مسند احمد ٢٦٧٥٠، حسن۔

(٢) صحیح مسلم ١١٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

— ایامِ بیض یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے رکھنا۔

— ہر مہینے کے آغاز میں تین دن روزے رکھنا۔

— ہر مہینے کی پہلی پیر اور پہلی و دوسری جمعرات کے روزے رکھنا[۱]۔

اِن صورتوں میں سے کسی کو بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

صومِ داود

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ»، قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ»[۲].

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”ایک دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کرو (یعنی روزہ نہ رکھو)، اور یہی داوٗدؑ کے روزے ہیں، اور یہی اعتدال والے روزے ہیں“۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس سے زیادہ افضل کی طاقت رکھتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز نہیں“۔

عاشوراء کے روزے

عاشوراء ۱۰/ محرم کے دن کو کہتے ہیں۔

○ **عاشوراء کے روزے کی فضیلت:**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(۱) تفصیلی احادیث کے لیے دیکھیں: الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل ۴/ ۶۹۴-۷۰۶۔

(۲) صحیح بخاری ۳۴۱۸، صحیح مسلم ۱۱۵۹: ۱۸۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ»(۱).

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے روزوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں، اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز (تہجد) ہے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: سُئِلَ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ؛ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ»(۲).

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ اور رمضان کے مہینے کے بعد کون سے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ”فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز درمیانی رات کی نماز (تہجد) ہے، اور رمضان کے مہینے کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں“۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قال: وَسُئِلَ (يعني النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ»(۳).

وفي رواية: «أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ»(۴).

(۱) صحیح مسلم ۱۱۶۳: ۲۰۲۔
(۲) صحیح مسلم ۱۱۶۳: ۲۰۳۔
(۳) صحیح مسلم ۱۱۶۲: ۱۹۷۔
(۴) صحیح مسلم ۱۱۶۲: ۱۹۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو قتادہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپؐ نے فرمایا: ''پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: «إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلاَ يَأْكُلْ»(۱).

حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عاشوراء کے دن لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے ایک شخص کو بھیجا کہ ''جس نے کچھ کھالیا ہو تو وہ مکمل کرے یا روزہ رکھے، اور جس نے نہ کھایا ہو تو وہ نہ کھائے''۔

نوٹ: اس مضمون کی اور بھی احادیث آئی ہیں۔ اور ان احادیث سے ایسا لگتا ہے کہ پہلے پہل عاشوراء کا روزہ فرض تھا، اسی وجہ سے اگر کسی نے فجر کے بعد کچھ کھالیا ہو تو اسے بھی بقیہ دن کھانے پینے سے رکے رہنے کا حکم دیا گیا، اور یہ حکم نفل کے بارے میں نہیں ہو سکتا۔ پھر رمضان کی فرضیت کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اس کا استحباب باقی رہا۔

○ عاشوراء کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوگئی:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ»(۲).

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۲۴، صحیح مسلم ۱۱۳۵۔
(۲) صحیح بخاری ۲۰۰۲، صحیح مسلم ۱۱۲۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ”زمانۂ جاہلیت میں قریش عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے، اور آپؐ بھی اس دن روزہ رکھتے تھے، اور جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو اس دن کا روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا، البتہ جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو آپؐ نے عاشوراء کے دن کو چھوڑ دیا، تو جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے“۔

○ **عاشوراء کے روزے کا سبب:**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَرَأَى الْيَهُوْدَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟»، قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: «فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْكُمْ»، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ[1].

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے، دیکھا کہ یہود عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں، پوچھا: ”یہ کیا ہے“؟ یہودیوں نے کہا کہ یہ ایک مبارک اور اچھا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی دن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی، اس لیے حضرت موسیٰؑ نے اس دن روزہ رکھا، آپؐ فرمایا: ”میں تم سے زیادہ موسیٰؑ سے تعلق رکھتا ہوں“۔ تو آپؐ نے اس دن کا روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔

○ **یومِ عاشوراء کے ساتھ ۹ محرم کا روزہ رکھنا:**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ»، قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ

(۱) صحیح بخاری ۲۰۰۴، صحیح مسلم ۱۱۳۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْـمُقْبِلُ، حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱).

وَفِي رِوَايَةٍ «لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ» (۲).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب عاشوراء کا روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم دیا، تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہود اور نصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا: ”اِن شاءاللہ آئندہ سال ہم ۹ محرم کا روزہ رکھیں گے“۔ لیکن اس سے پہلے ہی آپؐ کی وفات ہو گئی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”اگر میں آئندہ سال رہا تو ۹ محرم کا صوم رکھوں گا“۔

نوٹ: یعنی یومِ عاشوراء ۱۰ محرم کے ساتھ ۹ محرم کا بھی روزہ رکھوں گا، ۱۰ محرم کا اس وجہ سے کہ وہ یومِ عاشوراء ہے، اور ۹ محرم کا یہود کی مخالفت میں۔ اور جو ۹ محرم کو روزہ نہ رکھ سکے تو ۱۰ محرم کے ساتھ ۱۱ محرم کا روزہ رکھ لے، کیونکہ اس سے بھی مخالفت ہو جاتی ہے۔

علمائے کرام نے عاشوراء کے تین درجے بیان کیے ہیں:

پہلا درجہ نو، دس اور گیارہ کا روزہ۔

دوسرا درجہ نو اور دس کا روزہ۔

اور تیسرا درجہ صرف دس کا روزہ۔

(۱) صحیح مسلم ۱۱۳۴: ۱۳۳۔

(۲) صحیح مسلم ۱۱۳۴: ۱۳۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزوں کے عمومی احکام

بھول کر کھانے پینے کا حکم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ»(۱).

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی بھول کر (روزے کی حالت میں) کچھ کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے، کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا، لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ»(۲).

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے مہینے میں بھول کر روزہ توڑ دیا تو اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ“۔

روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی رخصت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ»، ثُمَّ ضَحِكَتْ(۳).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”نبی ﷺ روزے کی حالت میں اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیا کرتے تھے“۔ پھر وہ ہنس پڑیں۔

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۳۳، صحیح مسلم ۱۱۵۵۔

(۲) صحیح ابن خزیمہ ۱۹۹۰، صحیح ابن حبان ۳۵۲۱، سنن الدار قطنی ۲۲۴۳، المعجم الأوسط للطبرانی ۵۳۵۲، حسن۔

(۳) صحیح بخاری ۱۹۲۸، صحیح مسلم ۱۱۰۶: ۶۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ، وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟»(۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں میرا بوسہ لیا کرتے، لیکن تم میں کا کون اپنی خواہش پر اس طرح قابو رکھتا ہے جس طرح آپؐ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے“؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي، وَهُوَ صَائِمٌ، وَأَنَا صَائِمَةٌ»(۲).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ میرا بوسہ لیتے، جبکہ آپؐ بھی روزے سے ہوتے اور میں بھی“۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ»، قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ؟، قَالَتْ عَائِشَةُ: «فِي كُلِّ ذٰلِكَ، فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ»(۳).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیتے“، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: آپؐ فرض روزے میں ایسا کرتے یا نفل روزے میں؟ تو انہوں نے فرمایا: ”فرض اور نفل ہر ایک میں“۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَشَشْتُ، فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۰۶: ۶۴۔

(۲) سنن ابوداود ۲۳۸۴، صحیح۔

(۳) صحیح ابن حبان ۳۵۴۵، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، قَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ، وَأَنْتَ صَائِمٌ»؟ قُلْتُ: لَا بَأْسَ بِهِ، قَالَ: «فَمَهْ»[1].

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے سر مستی کے عالم میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، پھر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آج مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے، میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم روزے کی حالت میں پانی سے کلی کرو تو کیا ہو گا''؟ میں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، تو آپؐ نے فرمایا: ''تو چھوڑو''۔ (یعنی پھر بوسہ لینے کی وجہ سے گھبرانے کی کیا بات ہے؟)

نوجوان کے لیے حالتِ روزہ میں بوسہ لینے کی کراہیت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَهُوَ صَائِمٌ، وَنَهَى عَنْهَا الشَّابَّ، وَقَالَ: «الشَّيْخُ يَمْلِكُ إِرْبَهُ، وَالشَّابُّ يُفْسِدُ صَوْمَهُ»[2].

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے بوڑھے شخص کو روزے کی حالت میں بوسہ لینے کی اجازت دی، اور نوجوان کو اس سے روکا، اور فرمایا: ''بوڑھا آدمی اپنی خواہش پر قابو رکھے گا، جبکہ نوجوان اپنا روزہ خراب کر دے گا''۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ، «فَرَخَّصَ لَهُ»، وَأَتَاهُ آخَرُ، فَسَأَلَهُ، «فَنَهَاهُ»، فَإِذَا الَّذِي

---

(۱) سنن ابوداود ۲۳۸۵، صحیح۔
(۲) السنن الکبری للبیہقی ۸۰۸۴، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ، وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ (۱).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے اسے اجازت دے دی، اور ایک دوسرا شخص آیا اور اس کی اجازت مانگی تو آپؐ نے منع کر دیا۔ آپؐ نے جسے اجازت دی وہ بوڑھا تھا، اور جسے منع کیا وہ نوجوان تھا۔

جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ رکھ سکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ، أَفَأَصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَصُومُ» فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي» (۲).

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا، اور وہ دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں، اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے، تو کیا میں اس وقت روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(میرے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہے کہ) میں جنابت کی حالت میں ہوتا ہوں کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے، اور پھر روزہ رکھ لیتا ہوں“۔ تو اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ ہماری طرح تو نہیں ہیں، اللہ نے تو آپؐ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! مجھے امید ہے

(۱) سنن ابو داود ۲۳۸۷، حسن۔
(۲) صحیح مسلم ۱۱۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں، اور میں تم میں سب سے زیادہ جانتا ہوں اُن چیزوں کو جن سے بچنا چاہیے“۔

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ، وَيَصُومُ» (۱).

حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ”نبی ﷺ اپنی بیوی سے ہم بستری کی وجہ سے جنابت کی حالت میں صبح کیا کرتے تھے، پھر آپؐ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے“۔

جان بوجھ کر قے کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَإِنْ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ» (۲).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جسے روزے کی حالت میں خود بخود قے ہو جائے اس پر قضا نہیں ہے، اور جو جان بوجھ کر قے کرے تو وہ قضا کرے“۔

اگر روزے دار یہ سمجھ کر روزہ کھول دے کہ سورج ڈوب گیا ہے پھر سورج نکل آئے

عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: «أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ» قِيلَ لِهِشَامٍ: فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: «لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ». وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ هِشَامًا: لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا (۳).

حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ فرماتی ہیں کہ ”نبی ﷺ کے زمانے میں ایک بدلی کے دن

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۲۶، صحیح مسلم ۱۱۰۹۔

(۲) سنن ابوداود ۲۳۸۰، سنن ترمذی ۷۲۰، سنن ابن ماجہ ۱۶۷۶، حسن۔

(۳) صحیح بخاری ۱۹۵۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہم نے افطار کر لیا، پھر (بادلوں کی اوٹ سے) سورج نکل آیا"۔ ہشام سے پوچھا گیا کہ کیا لوگوں کو روزہ قضا کرنے کا حکم دیا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ قضا تو ضروری ہے۔ معمر فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے معلوم نہیں کہ لوگوں نے قضا کیا یا نہیں۔

نوٹ: اکثر اہلِ علم ایسے شخص پر قضا کو واجب قرار دیتے ہیں، جبکہ اسحاق بن راہویہ اور اہلِ ظاہر کہتے ہیں کہ قضا واجب نہیں ہے، بلکہ صرف اس دن سورج ڈوبنے تک کھانے پینے سے رکا رہے گا، علامہ ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ قضا کر لی جائے۔

روزے دار کے لیے غیبت، فحش گفتگو اور جھوٹ سے بچنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ». «وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ»[(۱)].

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "انسان کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہوتا ہے، سوائے روزے کے، کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا"۔ روزہ ایک ڈھال ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ وہ بدکلامی کرے اور نہ شور شرابہ، اور اگر کوئی گالم گلوج یا لڑائی کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُسَابَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، وَإِنْ كُنْتَ قَائِمًا

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۰۴، صحیح مسلم ۱۱۵۱: ۱۶۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاجْلِسْ»[۱].

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”روزے کی حالت میں رہو تو گالی نہ دو، اور اگر کوئی تمہیں گالی دے تو کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں، اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ»[۲].

وفي رواية: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ»[۳].

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے“۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”جو کوئی جھوٹ بولنا، اس پر عمل کرنا اور جہالت نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ»[۴].

---

(۱) صحیح ابن خزیمۃ ۱۹۹۴، حسن۔

(۲) صحیح بخاری ۱۹۰۳۔

(۳) صحیح بخاری ۶۰۵۷۔

(۴) سنن ابن ماجہ ۱۶۹۰، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”بہت سے روزے داروں کو ان کے روزے سے صرف بھوک نصیب ہوتی ہے، اور بہت سے عبادت گزاروں کو ان کی راتوں کی عبادت سے صرف رات کا جاگنا نصیب ہوتا ہے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فَقَطْ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ، أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ، فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ»(۱).

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”روزہ صرف کھانے پینے کو چھوڑ دینے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزہ فضول اور فحش باتوں کو چھوڑ دینا ہے، اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ جہالت سے پیش آئے تو کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں“۔

گرمی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے روزے دار کے اوپر پانی گرانا

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ، وَقَالَ: تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ، وَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ». ثُمَّ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ قَدْ صَامُوا حِينَ صُمْتَ. قَالَ: «فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَدِيدِ دَعَا بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ»(۲).

---

(۱) صحیح ابن حبان ۳۴۷۹، صحیح ابن خزیمۃ ۱۹۹۶، حسن۔

(۲) موطأ امام مالک، کتاب الصیام، ۲۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو بکر بن عبد الرحمن بعض صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتحِ مکہ کے سال لوگوں کو سفر میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: ”اپنے دشمن کے مقابلے کے لیے طاقت ور بنو“۔

ابو بکر کہتے ہیں کہ جس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی اس نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عرج کے مقام پر پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے“۔ پھر آپؐ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے روزہ رکھا تو بعض لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا ہے۔ ”تو جب رسول اللہ ﷺ کدید کے مقام پر پہنچے تو ایک پیالہ پانی منگایا اور پی لیا، تب لوگوں نے بھی روزہ کھول دیا“۔

روزے دار کے لیے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے کی کراہیت

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا»(۱).

حضرت لقیط بن صبرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ناک میں پانی ڈالو تو خوب اوپر تک پہنچادو، الا یہ کہ تم روزے میں حالت میں ہو (تو ایسا مت کرو)“۔

(۱) سنن ابو داود ۲۳۶۶، سنن ترمذی ۷۸۸، سنن نسائی ۸۷، سنن ابن ماجہ ۴۰۷، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• مسافر کے روزے کے احکام:

مسافر کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے دونوں کا اختیار ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ -، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ» (۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں سفر میں صوم رکھ سکتا ہوں؟ (وہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔) تو آپؐ نے فرمایا: ”چاہو تو روزہ رکھو، اور چاہو تو نہ رکھو“۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ، وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ، قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ» (۲).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ”جو (سفر میں) روزہ رکھے یا چھوڑے، کسی پر تنقید نہ کرو، اس لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور چھوڑا بھی“۔

نوٹ: مسافر کو سفر کی حالت میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے دونوں کا اختیار ہے۔ اگر روزہ رکھتا ہے تو بری الذمہ ہو جائے گا، اور اگر چھوڑتا ہے تو حالتِ سفر میں جتنے دن روزے چھوڑے ہیں بعد میں ان کی قضا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [البقرة: ۱۸۵] ”جو مریض ہو یا سفر پر ہو (اور روزہ نہ رکھ سکے) تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے“۔ یعنی جتنے روزے چھوٹے ہیں اتنے رکھ کر رمضان کے روزوں کی گنتی پوری کرے۔

(۱) صحیح بخاری ۱۹۴۳، صحیح مسلم ۱۱۲۱۔
(۲) صحیح مسلم ۱۱۱۳: ۸۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے، اور کمزور ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ، وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ»(۱).

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ”ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ رمضان کے مہینے میں جنگ کے لیے نکلتے، ہم میں کچھ لوگ روزہ رکھتے اور کچھ لوگ نہ رکھتے، تو نہ روزے دار روزہ نہ رکھنے والوں پر نکیر کرتے، اور نہ ہی روزہ نہ رکھنے والے روزے داروں پر۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر کوئی روزہ رکھنے کی طاقت پاتا ہے اور اس نے روزہ رکھا تو یہ بھی اچھا ہے، اور اگر کوئی کمزوری محسوس کرتا ہے اور روزہ نہیں رکھتا ہے تو یہ بھی اچھا ہے“۔

جس کے لیے روزہ رکھنا دشوار ہو اس کے لیے افطار افضل ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟»، فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ»(۲).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے، تو آپؐ نے لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور ایک آدمی کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا، تو آپؐ نے پوچھا: ”یہ کیا ہے“؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ روزے دار ہے، تو آپؐ نے فرمایا: ”بھلائی یہی نہیں ہے کہ سفر میں روزہ رکھا ہی جائے“۔

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۱۶: ۹۶۔
(۲) صحیح بخاری ۱۹۴۶، صحیح مسلم ۱۱۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: یعنی ایسا نہیں ہے کہ سفر میں ہر حال میں روزہ رکھنا ہی افضل ہے، بلکہ حالات کے لحاظ سے کبھی روزہ رکھنا افضل ہو سکتا ہے اور کبھی نہ رکھنا۔

مسافر سفر پر نکلنے سے پہلے گھر پر ہی روزہ توڑ سکتا ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَمَضَانَ، وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا، وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ، وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ، فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ، فَقُلْتُ لَهُ: سُنَّةٌ؟ قَالَ: «سُنَّةٌ»، ثُمَّ رَكِبَ(۱).

محمد بن کعبؒ کہتے ہیں کہ میں رمضان میں حضرت انسؓ کے پاس آیا، اس وقت وہ سفر کے ارادے سے تھے، ان کی سواری تیاری تھی، اور وہ سفر کا لباس پہنچ چکے تھے، پھر انہوں نے کھانا منگا کر کھایا، میں نے کہا: کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے کہا: ''ہاں سنت ہے''، اور یہ کہہ کر سوار ہو گئے۔

مسافر کے لیے روزہ شروع کرنے کے بعد بغیر عذر کے روزہ توڑنا جائز ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَهَرٍ مِنَ السَّمَاءِ، وَالنَّاسُ صِيَامٌ، فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، مُشَاةً، وَنَبِيُّ اللّٰهِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ، فَقَالَ: «اِشْرَبُوا أَيُّهَا النَّاسُ»، قَالَ: فَأَبَوْا، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَيْسَرُكُمْ، إِنِّي رَاكِبٌ»، فَأَبَوْا، قَالَ: فَثَنَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَهُ، فَنَزَلَ، فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ، وَمَا كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَشْرَبَ»(۲).

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی نہر سے ہوا جس میں آسمان سے برسا ہوا پانی تھا، لوگ روزے سے تھے، بہت سخت گرم دن تھا، اور لوگ

(۱) سنن ترمذی ۷۹۹، حسن۔

(۲) مسند احمد ۱۱۴۲۳، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدل چل رہے تھے، جبکہ آپؐ اپنے خچر پر سوار تھے، آپؐ نے فرمایا: ”لوگو! پانی پی لو“، لیکن لوگ نہیں مانے، تو آپؐ نے کہا: ”میں تم لوگوں (کی حالت) جیسا نہیں ہوں، میں تم میں سب سے زیادہ آرام سے ہوں، کیونکہ میں سواری پر ہوں“، لیکن لوگ پھر بھی نہیں مانے، تو آپؐ اپنی ران کو جھکا کر اترے اور پانی پیا، تو سب لوگوں نے پی لیا، حالانکہ آپؐ پانی پینا نہیں چاہ رہے تھے“۔

کسی خاص مصلحت کے پیشِ نظر سفر میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: «أُولَئِكَ الْعُصَاةُ، أُولَئِكَ الْعُصَاةُ»(۱).

وزاد في رواية: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ(۲).

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ فتحِ مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے لیے روانہ ہوئے، آپؐ روزے سے تھے، یہاں تک کہ کراع الغمیم نامی مقام پر پہنچے، لوگ بھی روزے سے تھے، پھر آپؐ نے ایک پیالہ پانی منگایا اور اسے اُوپر اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں، پھر اسے پی گئے، اس کے بعد آپؐ سے بتایا گیا کہ کچھ لوگ اب بھی روزے سے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا: ”وہ نافرمان ہیں، وہ نافرمان ہیں“۔

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۱۴: ۹۰۔
(۲) صحیح مسلم ۱۱۱۴: ۹۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ''(آپؐ سے بتایا گیا کہ) لوگوں پر روزہ بھاری پڑ رہا ہے، اور وہ آپؐ کے عمل پر نظریں لگائے ہوئے ہیں، تو آپؐ نے عصر بعد پانی کا پیالہ منگایا''۔

نوٹ: نافرمان اس وجہ سے کہا کیونکہ اُن لوگوں نے آپؐ کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور روزہ باقی رکھا، جبکہ فرماں برداری کا تقاضایہ تھا کہ فوراً آپؐ کے حکم کی تعمیل میں روزہ توڑ دیتے۔

عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ، سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ، وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ» فَكَانَتْ رُخْصَةً، فَمِنَّا مَنْ صَامَ، وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ، وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ، فَأَفْطِرُوا» وَكَانَتْ عَزْمَةً، فَأَفْطَرْنَا، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ[1].

قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس آیا، اس وقت اُن کے پاس لوگوں کا جمگھٹا لگا ہوا تھا، پھر جب لوگ چلے گئے تو میں نے اُن سے عرض کیا کہ میں آپ سے وہ نہیں پوچھوں گا جس کے بارے میں یہ لوگ پوچھ رہے ہیں۔ پھر میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکے کا سفر کیا اور ہم روزے کی حالت میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جگہ اترے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دشمن کے قریب ہو گئے ہو، اور اب افطار کرنا (یعنی روزہ نہ رکھنا) تمہارے لیے زیادہ قوت وطاقت کا باعث ہو گا''، تو یہ ایک رخصت تھی،

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھا اور کچھ نے نہیں رکھا۔ پھر ہم ایک دوسری منزل تک پہنچے، تو آپؐ نے فرمایا: ”تم صبح کے وقت اپنے دشمن کے پاس پہنچ جاؤ گے، اور روزہ نہ رکھنے سے تمہارے اندر طاقت زیادہ ہوگی، اس لیے روزہ نہ رکھو“، آپؐ کا یہ حکم ضروری تھا، اس لیے ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ اس کے بعد بھی ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتے رہے۔

روزہ نہ رکھنے والا زیادہ اجر کا مستحق ہوگا اگر وہ اجتماعی کاموں میں حصہ لے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ، وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَّامُ، وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ، فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ» (۱).

وفي لفظ البخاري: «وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا».

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں کچھ روزے سے تھے اور کچھ روزہ چھوڑے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ پھر ہم ایک سخت گرم دن میں ایک جگہ اترے، ہم میں سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ آدمی تھا کہ جس کے پاس چادر تھی، جبکہ ہم میں سے کچھ اپنے ہاتھوں سے دھوپ سے بچ رہے تھے۔ فرماتے ہیں کہ پھر روزہ رکھنے والے تو (تھکن کی وجہ سے آرام کرنے کے لیے) گر گئے، اور روزہ چھوڑنے والے کام میں لگ گئے، چنانچہ انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا، تو

(۱) صحیح بخاری ۲۸۹۰، صحیح مسلم ۱۱۱۹: ۱۰۰، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”آج تو سارا اجر روزہ چھوڑنے والے سمیٹ گئے“۔

بخاری کے الفاظ اس طرح ہیں: ”تو جو لوگ روزے سے تھے وہ کچھ نہ کر سکے، اور جو لوگ روزہ چھوڑے ہوئے تھے انہوں نے اونٹوں کی رسی کھول کر انہیں (چرنے کے لیے) چھوڑا، محنت ومشقت کے کام کیے اور لوگوں کی خدمت کی“۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحری

سحری کی ترغیب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً»(۱).

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’سحری کھایا کرو، کیونکہ اس میں برکت ہے‘‘۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ، فَقَالَ: «إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللهُ إِيَّاهَا، فَلَا تَدَعُوهُ»(۲).

ایک صحابیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس گیا، آپؐ سحری کر رہے تھے، تو آپؐ نے فرمایا: ’’سحری کرنا برکت ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے، لہٰذا اسے چھوڑا مت کرو‘‘۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ»(۳).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر دعائیں بھیجتے ہیں‘‘۔

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۲۳، صحیح مسلم ۱۰۹۵۔
(۲) سنن نسائی ۲۱۶۲، مسند احمد ۲۳۱۱۳، صحیح۔
(۳) صحیح ابن حبان ۳۴۶۷، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِجَرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سحری کیا کرو، گرچہ ایک گھونٹ پانی ہی سہی“۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ، فَلَا تَدَعُوهُ، وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ»(۲).

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سحری کھانا برکت ہے، لہٰذا اسے چھوڑنا مت، گرچہ تم میں کا کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر دعائیں بھیجتے ہیں“۔

ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكْلَةُ السَّحَرِ»(۳).

حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ”ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں کے درمیان حدِ فاصل سحری کرنا ہے“۔

سحری مبارک کھانا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(۱) صحیح ابن حبان ۳۴۷۶، حسن۔

(۲) مسند احمد ۱۱۰۸۶، حسن۔

(۳) صحیح مسلم ۱۰۹۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُونِي إِلَى السَّحُورِ، وَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الْغَدَاءَ الْمُبَارَكَ»[1].

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے سحری کے لیے بلوایا، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے مبارک کھانے کا نام دیا تھا۔

عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السُّحُورِ، فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ»[2].

حضرت مقدام بن معدیکربؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سحری کو لازم کرلو، کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے''۔

سحری میں کھجور کھانے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ»[3].

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: ''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے''۔

سحری میں تاخیر کرنے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ بِلاَلًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ»، ثُمَّ قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لاَ يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ[4].

(۱) المعجم الأوسط للطبرانی ۵۰۱، حسن۔

(۲) سنن نسائی ۲۱۶۴، حسن۔

(۳) سنن ابوداود ۲۳۴۵، حسن۔

(۴) صحیح بخاری ۶۱۷، صحیح مسلم ۱۰۹۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلالؓ رات میں اذان دیتے ہیں، (یعنی تہجد کی اذان)، تو کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ اذان دے دیں“۔ ابن ام مکتومؓ ایک نابینا شخص تھے، اور وہ اذان نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہہ دیا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ»، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟». قَالَ: «قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً»(۱).

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی اور پھر نماز کے لیے اٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ”پچاس آیت پڑھنے کے بقدر“۔

نوٹ: اس سے متعلق اور بھی احادیث ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سحری کو اذانِ فجر تک موخر کرنا افضل ہے۔ اس لیے احتیاط کے نام پر چند منٹ پہلے ہی سحری کو ختم کر دینا مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

بعض روایتوں میں تذکرہ ہے کہ پہلی اذان حضرت بلالؓ دیتے اور دوسری حضرت ابن ام مکتومؓ، جبکہ بعض دوسری روایتوں میں اس کے برعکس ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ ان دونوں کی باریاں بدلتی رہتی تھیں۔

اذان سننے پر بھی ہاتھ میں موجود چیز کو کھانا، پینا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ، فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ

(۱) صحیح بخاری ۱۹۲۱، صحیح مسلم ۱۰۹۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ»(۱) .

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں کا کوئی شخص (فجر کی) اذان سنے، اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو، تو وہ برتن نہ رکھے یہاں تک کہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے“۔

(۱) سنن ابوداود ۲۳۵۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افطار

افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ»(۱).

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لوگ اس وقت تک خیر پر باقی رہیں گے جب تک کہ وہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے“۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ»، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِمًا أَمَرَ رَجُلًا فَأَوْفَى عَلَى شَيْءٍ، فَإِذَا قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ، أَفْطَرَ(۲).

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میری سنت پر باقی رہے گی جب تک کہ وہ افطار کرنے کے لیے ستاروں (کے نکلنے) کا انتظار نہ کرنے لگے“۔ حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ روزے سے ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے، چنانچہ وہ کسی اونچی جگہ سے دیکھتا، اور جب وہ کہتا کہ سورج ڈوب گیا تو آپؐ افطار کر لیتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ»(۳).

(۱) صحیح بخاری ۱۹۵۷، صحیح مسلم ۱۰۹۸۔
(۲) صحیح ابن خزیمۃ ۲۰۶۱، صحیح ابن حبان ۳۵۱۰، حسن۔
(۳) سنن ابوداود ۲۳۵۳، سنن ابن ماجہ ۱۶۹۸، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دینِ اسلام اس وقت تک غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ اس میں تاخیر کرتے ہیں“۔

افطار کا وقت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ»(۱).

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب ادھر سے رات آجائے، اور ادھر سے دن پیٹھ پھیر کر چلا جائے، اور سورج ڈوب جائے، تو روزے دار کی افطار کا وقت ہو گیا“۔

کس چیز سے افطار کرنا مستحب ہے؟

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا، فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ، فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ»(۲).

حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں ہو تو وہ کھجور سے افطار کرے، اور اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے، کیونکہ پانی ایک پاکیزہ چیز ہے“۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۵۴، صحیح مسلم ۱۱۰۰۔

(۲) سنن ابوداود ۲۳۵۵، سنن ترمذی ۶۹۶، سنن ابن ماجہ ۱۶۹۹، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ» (۱).

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار کیا کرتے تھے، اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے، اور اگر وہ بھی نہیں ملتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے“۔

مغرب کی نماز سے قبل افطار کرنا مستحب ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُفْطِرَ، وَلَوْ كَانَ عَلَى شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ» (۲).

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ”میں نے کبھی بھی نبی ﷺ کو افطار سے قبل مغرب کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، گرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لیں“۔

روزے دار کو افطار کرانے کی فضیلت

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا» (۳).

حضرت زید بن خالد جہنیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی روزے دار کو افطار کرائی تو اس کے لیے روزے دار کے برابر اجر وثواب ہے، اور روزے دار کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی“۔

---

(۱) سنن ابوداود ۲۳۵۶، سنن ترمذی ۶۹۶، صحیح۔
(۲) مسند ابویعلی ۳۷۹۲، صحیح ابن حبان ۳۵۰۴، صحیح۔
(۳) سنن ترمذی ۸۰۷، سنن ابن ماجہ ۱۷۴۶، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: چونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں ہے، اس لیے ضروری نہیں ہے کہ جن لوگوں کو افطار کرایا جائے وہ فقراء ومساکین میں سے ہی ہوں، بلکہ یہ ثواب کسی بھی روزے دار کو افطار کرانے سے حاصل ہو جائے گا۔

افطار کے وقت کی دعا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: «ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»، یعنی ”پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اِن شاء اللہ اجر وثواب طے ہو گیا“۔

نوٹ: یہ اس باب کی صحیح ترین روایت ہے۔ اس کے علاوہ مذکور دعائیں ضعیف ہیں، جیسے: «اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ»(۲)، «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَعَانَنِي فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِي فَأَفْطَرْتُ»(۳)، «بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ، تَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ»(۴)، «اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا، فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ»(۵)(۶).

---

(۱) سنن ابو داود ۲۳۵۷، حسن۔

(۲) سنن ابو داود ۲۳۵۸۔

(۳) عمل الیوم واللیلہ لابن السنی۔

(۴) الدعاء للطبرانی ۹۱۸۔

(۵) سنن الدار قطنی ۲۲۸۰۔

(۶) یہ ساری تفصیلات الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل (۴/ ۶۵۳) سے لی گئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کے یہاں افطار کرنے کے بعد کی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ دَعَا لَهُمْ، فَقَالَ: «أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ»(۱).

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے یہاں افطار کرتے تو اُن کے لیے دعا کرتے: «أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ»، یعنی ”تمھارے پاس روزے دار افطار کریں، اور تمھارا کھانا نیک لوگ کھائیں، اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں“۔

نوٹ: بعض روایتوں میں افطار کی قید کے بغیر مطلقاً کسی کے یہاں کھانا کھانے کے بعد حضور ﷺ کا یہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔(۲)

غروبِ آفتاب سے قبل افطار کرنے کی وعید

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلَانِ، فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ، فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا، فَقَالَا: اِصْعَدْ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أُطِيقُهُ، فَقَالَا: إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ، فَصَعِدْتُ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، قُلْتُ: مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوا: هَذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ، تَسِيلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ»(۳).

---

(۱) عمل الیوم واللیلہ لابن السنی ۴۸۲، الدعاء للطبرانی ۹۲۵، حسن۔

(۲) سنن ابو داود ۳۸۵۴، صحیح۔

(۳) صحیح ابن خزیمۃ ۱۹۸۶، صحیح ابن حبان ۷۴۹۱، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے، دونوں نے میرے دونوں بازو تھام لیے اور مجھے ایک دشوار گزار پہاڑ پر لائے، اور مجھ سے کہا: چڑھیے، تو میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا، دونوں نے کہا کہ ہم اسے آپؐ کے لیے ہموار اور آسان کر دیں گے، چنانچہ میں اس پر چڑھا، یہاں تک کہ جب میں پہاڑ کے بیچ میں پہنچا تو اچانک بہت تیز آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انھوں نے کہا کہ یہ جہنمیوں کے بھونکنے کی آواز ہے، پھر مجھے آگے لے جایا گیا، تو اچانک کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو اپنے پٹھوں کے بل الٹے لٹکے ہوئے تھے، ان کے جبڑے پھٹے ہوئے تھے، اور ان کے جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے روزے کے حلال ہونے سے پہلے (یعنی افطار کا وقت ہونے سے پہلے) افطار کرتے تھے“۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے

عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ العِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: «هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاليَوْمُ الآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ»(۱).

ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت عمرؓ کے ساتھ حاضر تھا، انہوں نے فرمایا کہ اِن دو دنوں میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک تو وہ دن جس دن تم اپنے روزوں سے افطار کرتے ہو، (یعنی جس دن روزہ رکھنا بند کرتے ہو)، اور دوسرا وہ دن ہے جس میں اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو"۔

حاجی کے لیے یومِ عرفہ کے روزے کی ممانعت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ»(۲).

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عرفہ کا دن، قربانی کا دن، اور ایامِ تشریق ہم مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں"۔

نوٹ: عرفہ کا دن ۹/ ذی الحجہ، قربانی کا دن ۱۰/ ذی الحجہ، اور ایامِ تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳/ ذی الحجہ ہیں۔

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۹۰، صحیح مسلم ۱۱۳۷۔

(۲) سنن ابوداود ۲۴۱۹، سنن ترمذی ۷۷۳، سنن نسائی ۳۰۰۴، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجی کے لیے عرفہ کے دن روزہ رکھنا منع ہے، لیکن غیر حاجی کے لیے اس دن روزہ رکھنا بہت فضیلت کا باعث ہے، حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔

عَنْ أُمِّ الفَضْلِ ابْنَةِ الحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: «أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ»[1].

حضرت ام فضل بنت حارثؓ کہتی ہیں کہ ”لوگ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک میں مبتلا تھے، بعض کہہ رہے تھے کہ آپؐ روزے سے ہیں، اور بعض کہہ رہے تھے کہ آپؐ روزے سے نہیں ہیں، چنانچہ میں نے آپؐ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپؐ اپنے اونٹ پر سوار تھے، آپؐ نے اسے پی لیا“۔

ایامِ تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي مُرَّةَ، مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ، أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَلَى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمْرٌو: كُلْ، «فَهَذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِإِفْطَارِهَا، وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا»، قَالَ مَالِكٌ: «وَهِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ»[2].

ابو مرہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے ساتھ اُن کے والد حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس گئے، تو انہوں نے ان دونوں کی طرف کھانا بڑھایا، اور کہا: کھاؤ، تو حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، تو حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا

(۱) صحیح بخاری ۱۹۸۸، صحیح مسلم ۱۱۲۳۔
(۲) سنن ابو داود ۲۴۱۸، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کھاؤ، کیونکہ اِن ایام میں رسول اللہ ﷺ ہمیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیتے تھے، اور اس کا روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔ امام مالکؒ کہتے ہیں کہ یہ ایامِ تشریق تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: كُنَّا بِمِنًى، فَإِذَا صَائِحٌ يَصِيحُ: أَلا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَصُومُنَّ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ» قَالَتْ: فَرَفَعْتُ أَطْنَابَ الْفُسْطَاطِ، فَإِذَا الصَّائِحُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (۱).

عمرو بن سلیم زرقی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: ہم منیٰ میں تھے، تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''تم ہرگز روزہ نہ رہو، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں''۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے خیمے کی رسی اٹھا کر دیکھا تو اعلان کرنے والے حضرت علیؓ تھے۔

صومِ دھر کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي أَقُولُ: وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: «فَإِنَّكَ لاَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ»، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ»، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ»، فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ «لاَ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ» (۲).

---

(۱) مسند احمد ۸۲۱، صحیح۔

(۲) صحیح بخاری ۱۹۷۶، صحیح مسلم ۱۱۵۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم! جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جائیں، میں نے ایسا کہا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: ”تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے، اس لیے روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، اور رات کو عبادت کے لیے کھڑے بھی ہوؤ اور سو بھی جاؤ، اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ لیا کرو، اس لیے کہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے، اور یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے“، میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو، اور دو دن افطار کرو“، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، یہ داؤدؑ کا روزہ ہے، اور یہ تمام روزوں سے افضل ہے“، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ افضل کی طاقت رکھتا ہوں، تو آپؐ نے فرمایا: ”اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے“۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ» مَرَّتَيْنِ(۱). (في حديث طويل)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ ایک لمبی حدیث بیان فرماتے ہیں، جس کا آخری ٹکڑا ہے کہ نبیؐ نے دو بار یہ فرمایا: ”جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزے رکھے ہی نہیں“۔

صومِ وصال کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الوِصَالِ» قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى»(۲).

---

(۱) صحیح بخاری ۱۹۷۷، صحیح مسلم ۱۱۵۹۔
(۲) صحیح بخاری ۱۹۶۲، صحیح مسلم ۱۱۰۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صومِ وصال سے منع فرمایا، لوگوں نے کہا کہ آپؐ تو صومِ وصال رکھتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا: میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

نوٹ: صومِ وصال کا مطلب ہے: بغیر افطار کیے دو یا اس سے زیادہ دن کے روزے مسلسل رکھنا۔ یعنی دن بھر کے روزے کے بعد رات بھر بھی کچھ نہ کھایا جائے، اور پھر اگلے دن کا روزہ شروع کر دیا جائے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لاَ تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ»، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ، لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقٍ يَسْقِينِ»[1].

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم صومِ وصال نہ رکھو، اور تم میں سے جو شخص صومِ وصال رکھنا چاہے تو وہ صبح تک وصال کرے“۔ لوگوں نے عرض کیا: آپؐ تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں رات گزارتا ہوں اس حال میں کہ ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور ایک پلانے والا مجھے پلاتا ہے“۔

صرف جمعہ کے دن کے روزے کی ممانعت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ «أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ»[2].

(۱) صحیح بخاری ۱۹۶۳۔
(۲) صحیح مسلم ۱۱۴۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عباد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا اس حال میں کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے: ”کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، اس گھر کے رب کی قسم“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لاَ يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ»(1).

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا بعد میں بھی رکھ لے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ»(2).

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تمام راتوں میں سے صرف جمعہ کی رات کو تہجد کے لیے خاص مت کرو، اور نہ تمام دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن کو روزے کے لیے خاص کرو، سوائے اس کے کہ جمعہ کا دن کسی ایسی تاریخ میں پڑ جائے جس میں وہ پہلے سے روزہ رکھا کرتا تھا“۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ ابْنَةِ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: «أَصُمْتِ أَمْسِ؟»، قَالَتْ: لاَ، قَالَ: «تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟» قَالَتْ: لاَ، قَالَ: «فَأَفْطِرِي»(3).

ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن

(1) صحیح بخاری ۱۹۸۵، صحیح مسلم ۱۱۴۴: ۱۴۷۔
(2) صحیح مسلم ۱۱۴۴: ۱۴۸۔
(3) صحیح بخاری ۱۹۸۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پاس آئے، وہ روزہ رکھے ہوئے تھیں، آپؐ نے پوچھا: ”کیا کل بھی رکھا تھا“؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، آپؐ نے پوچھا: ”کیا آئندہ کل رکھنے کا ارادہ ہے“؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، تو آپؐ نے فرمایا: ”تب روزہ توڑ دو“۔

عَنْ أَبِي الْأَوْبَرِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّكَ نَهَيْتَ النَّاسَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَالَ: مَا نَهَيْتُ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ، إِلَّا أَنْ تَصِلُوهُ بِأَيَّامٍ»(۱).

ابو الاوبرؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھا تھا، اتنے میں ایک آدمی آیا اور بولا: آپ نے لوگوں کو جمعہ کے دن کے روزے سے منع کیا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: میں نے (اپنی مرضی سے) لوگوں کو جمعہ کے روزے سے نہیں منع کیا، بلکہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو، اس لیے کہ وہ عید کا دن ہے، مگر یہ کہ اسے دیگر ایام سے ملا دو“۔

صرف سنیچر کے روزے کی ممانعت

عَنْ الصَّمَّاءِ ابْنَةِ بُسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ، إِلَّا فِي مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ، أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ»(۲).

حضرت صماء بنت بسرؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنیچر کے دن فرض روزے کے علاوہ روزہ مت رکھو، اور اگر تم میں کا کوئی صرف انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی

(۱) صحیح ابن حبان ۳۶۱۰، مسند احمد ۸۷۷۳، حسن۔

(۲) سنن ابوداود ۲۴۲۱، سنن ترمذی ۷۴۴، سنن ابن ماجہ ۱۷۲۶، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھال کو پائے تو اسی کو چبالے“۔

نوٹ: صرف سنیچر کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، اور اگر اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھے تب جائز ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ سنیچر کے دن کے روزے کی کراہت کی وجہ یہ ہے کہ یہود اس دن کی تعظیم کرتے ہیں، اور خاص طور سے اس دن کے روزے کی وجہ سے ان کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، اس لیے حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ»[(۱)].

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ، إِلَّا بِإِذْنِهِ»[(۲)].

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے روزے کے علاوہ ایک دن کا بھی روزہ نہ رکھے“۔

(۱) صحیح بخاری ۵۱۹۲، صحیح مسلم ۱۰۲۶۔

(۲) سنن ترمذی ۷۸۲، سنن ابن ماجہ ۱۷۶۱، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراویح

رمضان میں قیامِ لیل کی ترغیب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»(۱).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں اور اللہ کی خوشنودی کے لیے قیامِ لیل کیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے“۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»(۲).

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں قیامِ لیل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے، لیکن اس کا تاکیدی حکم نہیں فرماتے، چنانچہ آپؐ فرماتے: ”جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں اور اللہ کی خوشنودی کے لیے قیامِ لیل کیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے“۔

نبیؐ اور باجماعت تراویح

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ

(۱) صحیح بخاری ۳۷، صحیح مسلم ۷۵۹: ۱۷۳۔
(۲) صحیح مسلم ۷۵۹: ۱۷۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا»، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

وفي رواية مسلم: «فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا»[1].

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (رمضان کی) ایک درمیانی رات میں نکلے، آپؐ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا کیا۔ دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے، اور آپؐ نے نماز پڑی اور لوگوں نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر صبح ہوئی تو اس کو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا۔ تیسری رات میں اس سے زیادہ آدمی جمع ہوئے، آپؐ باہر تشریف لائے، اور آپؐ نے نماز پڑھی، اور لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں لوگوں کا سمانا دشوار ہو گیا، (لیکن آپؐ باہر نہیں نکلے۔) پھر آپؐ صبح کی نماز کے لیے نکلے، اور جب نماز ادا کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اما بعد، مجھ سے تم لوگوں کی موجودگی پوشیدہ نہیں تھی، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آ جاؤ“۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور حالت یہی رہی۔

امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”رات میں تمہاری حالت و کیفیت مجھ پر پوشیدہ

(۱) صحیح بخاری ۲۰۱۲، صحیح مسلم ۷۶۱: ۱۷۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھی، لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ تم پر رات کی نماز (یعنی تہجد) فرض کر دی جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ"۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ»، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةَ الشَّهْرِ (۱).

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ماہِ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے، آپؐ نے ہمیں کسی رات کو بھی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ (رمضان ختم ہونے میں) سات راتیں باقی رہ گئیں، پھر آپؐ نے ہمیں تہائی رات تک نماز پڑھائی، پھر جب چھ راتیں باقی رہ گئی تو آپؐ نے نماز نہیں پڑھائی، پھر جب پانچ راتیں باقی رہ گئیں تو آپؐ نے ہمیں آدھی رات تک نماز پڑھائی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کاش آج آپؐ مزید پڑھاتے! آپؐ نے فرمایا: آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھے، یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے، تو اس کو پوری رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔ اور جب چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپؐ نے نماز نہیں پڑھائی، اور جب تین راتیں باقی رہ گئیں تو آپؐ نے اپنے تمام اہلِ خانہ اور لوگوں کو جمع کیا اور نماز پڑھائی، یہاں تک کہ ہم کو خوف ہوا کہ 'فلاح' نکل جائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ 'فلاح' کیا چیز ہے؟ حضرت ابو ذرؓ نے کہا کہ 'فلاح'

(۱) سنن ابوداود ۱۳۷۵، سنن ترمذی ۸۰۶، سنن نسائی ۱۳۶۴، سنن ابن ماجہ ۱۳۲۷، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد سحری ہے۔ پھر آپؐ نے مہینے کے بقیہ ایام میں نماز نہیں پڑھائی۔

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُولُ: «قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ»، وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ السُّحُورَ(۱).

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رمضان کی تئیسویں رات رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تہائی رات تک نماز ادا کرتے رہے۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک، اور ستائیسویں رات کو اتنی دیر تک نماز ادا کرتے رہے کہ ہمیں سحری کے وقت کے نکل جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

تراویح عہدِ فاروقی میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: «إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ، لَكَانَ أَمْثَلَ»، ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «نِعْمَ البِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ»، يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ(۲).

---

(۱) سنن نسائی ۱۶۰۶، حسن۔

(۲) صحیح بخاری ۲۰۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمن بن عبد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا، وہاں لوگوں کو دیکھا کہ اِدھر اُدھر منتشر ہیں، کہیں ایک شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے، تو کہیں ایک آدمی کے پیچھے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ اگر ان سب کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہو گا“، پھر اس کا عزم کر کے ان کو حضرت ابی بن کعبؓ پر جمع کر دیا۔ پھر میں ان کے ساتھ ایک دوسری رات میں نکلا، لوگ اپنے قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”یہ کتنی اچھی بدعت ہے! جس نماز کو چھوڑ کر تم سب سوتے ہو وہ اِس سے افضل ہے جسے ادا کرتے ہو“۔ آپؓ کی مراد رات کا آخری حصہ تھا، جبکہ لوگ ابتدائی حصہ میں کھڑے ہوتے تھے۔

نوٹ: حضرت عمرؓ نے اسے بدعت لغوی معنی میں کہا، کیونکہ بدعت کے معنی نئی چیز کے ہیں، اور عشاء کے بعد جماعت کے ساتھ تراویح ایک نئی چیز تھی۔ لیکن چونکہ اس کی اصل اور بنیاد موجود تھی اس لیے اسے شرعی لحاظ سے بدعت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور آپؓ نے اسے اچھا اس وجہ سے کہا کیونکہ اس طرح لوگ ایک ساتھ جماعت سے نمازِ تراویح ادا کر کے قیامِ رمضان کے اجر و ثواب کے مستحق ہو جارہے تھے۔ اور لوگوں کی آسانی کے لیے آپؓ نے اسے عشاء کی نماز کے فوراً بعد شروع کرادیا، تاکہ جو لوگ رات کے پچھلے پہر نہ اٹھ سکتے ہوں وہ اِس وقت قیامِ لیل کر لیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ آپؓ نے یہ بھی وضاحت کر دی کہ عشاء کے بعد فوراً قیامِ لیل کے مقابلے میں رات کے آخری پہر میں قیامِ لیل کرنا زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔

تراویح کی رکعتوں کی تعداد

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي» (۱).

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: آپؐ رمضان اور اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ آپؐ چار رکعتیں پڑھتے تھے، تو مت پوچھو کہ وہ کتنی لمبی اور کتنی اچھی ہوتی تھیں! پھر چار رکعتیں پڑھتے، تو مت پوچھو کہ وہ کتنی لمبی اور کتنی اچھی ہوتی تھیں! پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ”اے عائشہ! میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں، لیکن میرا دل نہیں سوتا“۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، قَالَ: وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ، حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ» (۲).

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت تمیم داریؓ کو گیارہ رکعت پڑھانے کا حکم دیا۔ سائب کہتے ہیں کہ امام سو سو آیتیں پڑھتا تھا، یہاں تک کہ ہم لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھی کا سہارا لیتے تھے، اور ہم فجر کے قریب ہی فارغ ہوتے تھے۔

---

(۱) صحیح بخاری ۲۰۱۳، صحیح مسلم ۷۳۸: ۱۲۵، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

(۲) موطأ امام مالک، کتاب الصلاۃ فی رمضان، ۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: حضرت عمرؓ نے شروع شروع میں حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت تمیم داریؓ کو گیارہ رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا، لیکن جب لمبے قیام کی وجہ سے لوگوں کو مشقت ہونے لگی تو آپؓ نے قراءت کو مختصر کرنے اور رکعتوں میں اضافہ کرنے کا حکم دیا، کیونکہ تراویح کی نماز نفل نماز ہے، اور اس میں کمی بیشی کرنا جائز ہے۔ یہ امر متعدد آثار سے ثابت ہے، جیسے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: «كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً». قَالَ: «وَكَانُوا يَقْرَءُونَ بِالْمَئِينِ، وَكَانُوا يَتَوَكَّئُونَ عَلَى عِصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ»(۱).

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ”لوگ حضرت عمرؓ کے دور میں رمضان میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے“۔ نیز فرماتے ہیں: ”لوگ سو سو آیتیں پڑھتے تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کے زمانے میں شدتِ قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے“۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: «كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ»(۲).

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ”ہم حضرت عمرؓ کے زمانے میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے“۔

نوٹ: علامہ ابن عبد البر فرماتے ہیں: ”ممکن ہے کہ شروع میں جب حضرت عمرؓ نے حکم دیا تو گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی رہی ہوں، پھر طولِ قیام کی وجہ سے تخفیف کرکے اکیس رکعتیں پڑھی جانے لگی ہوں، قراءت میں تخفیف کر دی گئی ہو، اور رکوع و سجود میں اضافہ“۔(۳)

---

(۱) السنن الکبریٰ للبیہقی ۴۲۸۸، صحیح۔
(۲) معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ۵۴۰۹، صحیح۔
(۳) الاستذکار ۵/۱۵۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ بیہقی بھی یہی تاویل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”دونوں روایتوں کے درمیان جمع و تطبیق ممکن ہے، لوگ پہلے گیارہ رکعتیں پڑھتے رہے ہوں گے، پھر بیس رکعتیں اور تین وتر پڑھنے لگے ہوں گے“۔ (۱)

علامہ عبد الحق اشبیلی فرماتے ہیں: ”بیان کیا جاتا ہے کہ لوگوں پر طویل قیام بھاری پڑنے لگا، تو انہوں نے اس کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی، چنانچہ انہوں نے دونوں قاریوں کو حکم دیا کہ قیام میں تخفیف کریں اور رکوع کی تعداد میں اضافہ کرلیں، تو وہ دونوں ۲۳ رکعتیں پڑھانے لگے۔ لوگوں نے پھر سے شکایت کی، چنانچہ قیام میں تخفیف کر دی گئی اور رکوع میں اضافہ کر دیا گیا، یہاں تک کہ ۳۶ رکعتیں پڑھنے لگے اور تین وتر، پھر یہی معمول چل پڑا۔“(۲)

امام مالک سے ۳۹ رکعتوں کا قول مذکور ہے۔ انہوں نے اہلِ مدینہ کا یہی عمل پایا۔

اسی طرح ۴۱ رکعتوں کی بھی روایت موجود ہے، جن میں سے ۵ رکعتیں وتر ہوتی تھیں۔

اسی طرح ۴۰ رکعتیں تراویح اور ۷ رکعتیں وتر کی بھی روایت ہے۔

گویا ائمہ کرام اس معاملے میں وسعت کے قائل ہیں، اس لیے کہ تراویح مطلق نفل میں شمار ہوتی ہے، سننِ رواتب میں نہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: ”اس میں کوئی تنگی نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی کوئی حد متعین ہے، اس لیے کہ یہ نفل ہے۔ چنانچہ اگر قیام کو لمبا کریں اور سجدوں کو کم کریں تو بھی ٹھیک ہے، اور یہی مجھے پسند ہے، اور اگر رکوع و سجود کو بڑھائیں تو بھی ٹھیک ہے۔“(۳)

---

(۱) السنن الکبری للبیہقی ۲/ ۶۹۹۔

(۲) الصلاۃ والتہجد، ص ۲۸۷۔

(۳) معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ۴/ ۴۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں: ”آپؐ نے قیامِ رمضان کی کوئی متعین حد مقرر نہیں کی، بلکہ آپؐ رمضان اور غیرِ رمضان میں ۱۳ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، البتہ آپؐ کی رکعتیں طویل ہوا کرتی تھیں۔ پھر جب حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ کے پیچھے لوگوں کو جمع کیا تو وہ ۲۰ رکعتیں تراویح اور ۳ رکعتیں وتر پڑھاتے تھے، اور وہ رکعتوں کے اضافے کے حساب سے قراءت ہلکی کرتے، کیونکہ ایک رکعت کو طویل کرنے کے مقابلے میں یہ چیز مقتدیوں کے لیے زیادہ ہلکی تھی۔ پھر سلف میں ایک گروہ ۴۰ رکعت تراویح اور ۳ رکعت وتر پڑھتا، اور کچھ دوسرے ۳۶ رکعت تراویح اور ۳ رکعت وتر پڑھتے۔ اور یہ سب جائز ہے۔ ان میں سے جس طریقے کے مطابق بھی قیامِ رمضان کرے وہ بہتر ہے۔

اور افضل طریقہ مقتدیوں کی مختلف حالتوں کے لحاظ سے مختلف ہوگا، چنانچہ اگر وہ لمبے قیام کے متحمل ہوں تو ۱۰ رکعتیں تراویح اور ۳ رکعتیں وتر پڑھنا افضل ہے، جیسا کہ نبیؐ رمضان اور غیرِ رمضان میں پڑھا کرتے تھے، اور اگر وہ اس کے متحمل نہ ہوں تو ۲۰ رکعتیں پڑھانا افضل ہے۔“(۱)(۲)

امام کے ساتھ آخر تک تراویح میں شرکت کی فضیلت

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ»(۳).

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھے، یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے، تو اس کو پوری رات کے قیام کا ثواب ملے گا“۔

(۱) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۲/ ۲۷۲۔

(۲) مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل ۴/ ۸۲۶-۸۳۱۔

(۳) سنن ابو داود ۱۳۷۵، سنن ترمذی ۸۰۶، سنن نسائی ۱۳۶۴، سنن ابن ماجہ ۱۳۲۷، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: یہ حدیث جماعت کے ساتھ قیامِ لیل کے بارے میں ہے، مکمل حدیث صفحہ نمبر۱۰۸ پر گزر چکی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جتنی رکعتیں تراویح پڑھائے سب پڑھنے سے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا یہ کوشش ہونی چاہیے کہ امام کے ساتھ ساری رکعتیں پڑھی جائیں، اور بیچ میں چھوڑ کر الگ نہ ہو جائیں، کیونکہ چند رکعتیں مزید پڑھنے سے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب مل جائے گا، اور ماہِ رمضان میں جب کہ ہم اپنی جھولی پھیلائے اللہ تعالیٰ کی جانب سے برسنے والے اجر وثواب کو سمیٹنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، اس میں اس طرح سے اتنے اجر وثواب کو ہاتھ سے جانے دینا بڑی محرومی کی بات ہوگی!

پھر عام طور پر ایسا نہیں ہوتا کہ ہم مسجد سے نکل کر اُس وقت کو کسی ایسے کام میں صرف کریں جو نماز سے زیادہ افضل ہو، بلکہ آرام کرنے یا گپ شپ کرنے میں وہ وقت ضائع ہو جاتا ہے، اس لحاظ سے بھی یہی مناسب ہے کہ ہم امام کے ساتھ بقیہ رکعتوں میں بھی شریک رہیں اور پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب پائیں۔

آخر میں اس بات کو یاد رکھیں کہ اگر ہمارا اب تک کا طرزِ عمل نماز کے بیچ میں الگ ہو جانے کا چلا آرہا ہے، تو اس طرزِ عمل کو چھوڑ کر مکمل نماز میں شریک ہونا نفس پر بہت شاق گزرے گا، اور شیطان بھی اس سے باز رکھنے کی پوری کوشش کرے گا، لیکن آپ یہ یاد رکھیے کہ رمضان کا مہینہ نفس پر کنٹرول پانے کا بہت سنہرا وقت ہے، اس لیے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنی اصلاح کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عنایت فرمائے، آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبِ قدر اور آخری عشرہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿٥﴾﴾ [القدر: ١ — ٥]

”ہم نے اِس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔ اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ فرشتے اور حضرت جبریلؑ اس میں اپنے رب کی اجازت سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوعِ فجر تک“۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿حمٓ ﴿١﴾ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٦﴾﴾

[الدخان: ١ — ٦]

”ح م۔ قسم ہے اِس کتابِ مبین کی، کہ ہم نے اِسے ایک بڑی خیر وبرکت والی رات میں نازل کیا ہے، کیونکہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ وہ رات تھی جس میں ہر معاملے کا حکیمانہ فیصلہ ہمارے حکم سے صادر کیا جاتا ہے۔ ہم ایک رسول بھیجنے والے تھے، تیرے رب کی رحمت کے طور پر۔ یقیناً وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے“۔

شبِ قدر کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»[(۱)].

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اللہ کی خوشنودی کے لیے رکھے، تو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔ اور جس نے شبِ قدر میں ایمان کی حالت میں اور اللہ کی خوشنودی کے لیے عبادت کی، تو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے گئے۔“

آخری عشرے میں نبیؐ کی عبادت کا معمول

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ»[(۲)].

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”جب آخری عشرہ آتا تو آپؐ (عبادت کے لیے) کمر کس لیتے، اور پوری رات جاگتے، اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے“۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ»[(۳)].

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”اللہ کے رسول ﷺ آخری عشرے میں (عبادات وطاعات کی ادائیگی میں) اتنی محنت کرتے جتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے“۔

شبِ قدر کی علامتیں

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، يَقُولُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ،

---

(۱) صحیح بخاری ۲۰۱۴، صحیح مسلم ۷۶۰۔

(۲) صحیح بخاری ۲۰۲۴، صحیح مسلم ۱۱۷۴۔

(۳) صحیح مسلم ۱۱۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ، أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي، أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ، لَا شُعَاعَ لَهَا(۱) .

زربن حبیش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو آدمی پورے سال قیام کرے گا تو وہ شبِ قدر کو پالے گا۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے، وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ (ایک ہی رات پر) بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں، ورنہ یقیناً وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان میں ہے، اور وہ بھی رمضان کے آخری عشرے میں ہے، اور وہ رات ستائیسویں رات ہے، پھر انہوں نے بغیر استثناء کیے (یعنی ان شاء اللہ کہے بغیر) قسم کھائی کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہے، میں نے عرض کیا: اے ابوالمنذر! آپ یہ بات کس وجہ سے فرمارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس دلیل اور نشانی کی بنا پر، جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دی تھی کہ یہ وہ رات ہے جس کے بعد کے دن جو سورج طلوع ہوتا ہے اس کی شعائیں نہیں ہوتیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي كُنْتُ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ نُسِّيتُهَا، وَهِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ لَيْلَتِهَا، وَهِيَ لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ بَلْجَةٌ، لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ» ، وَزَادَ الزِّيَادِيُّ: «كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا يَفْضَحُ كَوَاكِبَهَا» ، وَقَالَا: «لَا يَخْرُجُ شَيْطَانُهَا حَتَّى يُضِيءَ فَجْرُهَا»(۲) .

---

(۱) صحیح مسلم ۷۶۲: ۲۲۰۔

(۲) صحیح ابن خزیمۃ ۲۱۹۰، صحیح ابن حبان ۳۶۸۸، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے شبِ قدر دکھائی گئی، پھر بھلادی گئی، یہ (رمضان کی) آخری دس راتوں میں ہے، یہ ایک خوشگوار اور روشن رات ہے، نہ گرم ہے اور نہ ٹھنڈی۔ گویا کہ اس میں چاند ستاروں کی روشنی کو ماند کر رہا ہے۔ اس کا شیطان اس وقت تک نہیں نکل سکتا جب تک کہ اس کی فجر روشن نہ ہو جائے''۔

شبِ قدر کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ القَدْرِ، مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: «قُولِي: اللهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ، تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي» (۱)۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات شبِ قدر ہے، تو میں اس میں کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ''تم کہو: «اللهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ، تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي»، یعنی ''اے اللہ! یقیناً تو معاف کرنے والا ہے، اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے، اس لیے مجھے بھی معاف فرمادے''۔

شبِ قدر کس رات میں ہے؟

شبِ قدر کس رات میں ہے؟ اس سلسلے میں متعدد الگ الگ روایتیں ہیں۔ پہلے اُن روایتوں کو پیش کیا جارہا ہے، طوالت سے بچنے کے لیے ہر ایک کے بارے میں صرف ایک روایت کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے:

○ **آخری دس دنوں میں:**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

(۱) سنن ترمذی ۳۵۱۳، سنن ابن ماجہ ۳۸۵۰، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُجَاوِرُ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ»(۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ''شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو''۔

○ **آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں:**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي الوِتْرِ مِنَ العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ»(۲).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو''۔

○ **اکیسویں شب میں:**

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ العَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ العَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ العَشْرَ الأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، فَابْتَغُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ

---

(۱) صحیح بخاری ۲۰۲۰، صحیح مسلم ۱۱۶۹۔

(۲) صحیح بخاری ۲۰۱۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي مَاءٍ وَطِينٍ»، فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً(۱).

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات آجاتی تو اپنے گھر کو واپس آجاتے اور جو لوگ آپؐ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی واپس ہو جاتے۔ ایک مرتبہ ایک رمضان میں آپؐ اس رات کو اعتکاف میں رہے جس میں آپؐ واپس ہو جاتے تھے، اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا، اور جو کچھ اللہ نے چاہا اس کا حکم دیا، پھر فرمایا: ”میں اس عشرے میں اعتکاف کرتا تھا، مگر اب آشکارا ہوا کہ اس آخری عشرے میں اعتکاف کروں، اس لیے جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں ٹھہرے رہیں، اور مجھے خواب میں شبِ قدر دکھائی گئی، پھر وہ مجھ سے بھلا دی گئی، اس لیے اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو، اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں“۔ پھر رات میں آسمان سے پانی برسا، اور نبی ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ سے مسجد ٹپکنے لگی، وہ اکیسویں رات تھی، پھر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپؐ نمازِ صبح سے فارغ ہوئے اور آپؐ کا چہرہ کیچڑ اور پانی سے بھرا ہوا تھا۔

○ **تئیسویں شب میں:**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ

(۱) صحیح بخاری ۲۰۱۸، صحیح مسلم ۱۱۶۷: ۲۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَطِينٍ»، قَالَ: فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ (۱).

حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شبِ قدر دکھائی گئی، پھر اسے بھلا دیا گیا، اور میں نے اس کی صبح دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں“۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ تئیسویں رات بارش ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشان تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیسؓ فرماتے: تئیسویں رات (شبِ قدر ہے)۔

○ اکیسویں، تئیسویں اور پچیسویں شب میں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «التَمِسُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ القَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى» (۲).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور یہ ان راتوں میں ہے جب نو یا سات یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں“۔

○ آخری سات دنوں میں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُرُوا لَيْلَةَ القَدْرِ فِي المَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ

---

(۱) صحیح مسلم ۱۱۶۸۔

(۲) صحیح بخاری ۲۰۲۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہؓ کو شبِ قدر خواب میں آخری سات راتوں میں دکھلائی گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہو گئے ہیں، اس لیے جو شخص اس کو تلاش کرنے والا ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے“۔

○ **ستائیسویں شب میں:**

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، يَقُولُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ، أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي، أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ، لَا شُعَاعَ لَهَا(۲).

زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو آدمی پورے سال قیام کرے گا تو وہ شبِ قدر کو پالے گا۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے، وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ (ایک ہی رات پر) بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں، ورنہ یقیناً وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان میں ہے، اور وہ بھی رمضان کے آخری عشرے میں ہے، اور وہ رات

(۱) صحیح بخاری ۲۰۱۵، صحیح مسلم ۱۱۶۵: ۲۰۵۔
(۲) صحیح مسلم ۷۶۲: ۲۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستائیسویں رات ہے، پھر انہوں نے بغیر استثناء کیے (یعنی ان شاء اللہ کہے بغیر) قسم کھائی کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہے، میں نے عرض کیا: اے ابو المنذر! آپ یہ بات کس وجہ سے فرمارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس دلیل اور نشانی کی بنا پر، جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دی تھی کہ یہ وہ رات ہے جس کے بعد کے دن جو سورج طلوع ہوتا ہے اس کی شعائیں نہیں ہوتیں۔

نوٹ: ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی صاحب فرماتے ہیں: ”سابقہ ابواب کی احادیث سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ شبِ قدر ایک رات سے دوسری رات میں منتقل ہوتی رہتی ہے، نبی ﷺ سے مروی اکثر روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں ہے: یعنی اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس اور انیتس۔

امام شافعی فرماتے ہیں جیسا کہ امام ترمذی (۱۵۰/۳) نے ذکر کیا ہے: ”میرے نزدیک یہ ہے کہ نبی ﷺ سے جیسا پوچھا جاتا آپؐ ویسا ہی جواب دیتے، آپؐ سے پوچھا جاتا کہ ہم اسے فلاں رات میں تلاش کریں؟ تو آپؐ فرماتے کہ فلاں رات میں تلاش کرو۔ ابو قلابہ سے مروی ہے کہ شبِ قدر آخری دس دنوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔“

ہوسکتا ہے کہ اس میں یہ حکمتِ الٰہی ہو کہ یہ ملک ملک کے لحاظ سے مختلف ہو، اور سال بہ سال مختلف ہو، تاکہ لوگ آخری عشرے کے پورے ایام میں کوشش کریں، جیسا کہ نبیؐ آخری عشرے میں اتنی محنت کرتے جتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے“۔ (۱)

---

(۱) الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل ۸۵۳/۴-۸۵۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿ وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمۡ عَٰكِفُونَ فِي ٱلۡمَسَٰجِدِۗ ﴾ [البقرۃ: ۱۸۷]

”اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو“۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف مسجد ہی میں کیا جا سکتا ہے۔

اعتکاف کسی بھی مسجد میں کیا جا سکتا ہے، البتہ ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے جہاں جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز قائم ہوتی ہو، تاکہ بار بار وہاں سے نکلنا نہ پڑے۔

اعتکاف کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ نفلی عبادتوں میں لگا رہے، اپنے آپ کو نماز، تلاوتِ قرآن، حمد، تسبیح، تکبیر، استغفار، اذکار، درود و سلام اور دعاؤں میں مشغول رکھے۔ اسی طرح علمی کتابوں کا مطالعہ، تفسیر و حدیث اور فقہ کی کتابوں کا مذاکرہ، انبیاء اور نیک لوگوں کی سیرتوں کا مطالعہ بھی کر سکتا ہے۔ اور اعتکاف کے دوران بے مقصد اور بے فائدہ قول و عمل سے اجتناب کرے۔

شبِ قدر کی تلاش میں پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ، فَخَرَجَ، فَقَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ الْأُوَلِ مِنْ رَمَضَانَ، وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَامَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ، فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ القَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، وَإِنَّهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فِي وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ»، وَكَانَ سَقْفُ المَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا، فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ، فَأُمْطِرْنَا، فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ(۱).

ابو سلمہ روایت کرتے ہیں کہ میں (ایک روز) حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس گیا، اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ فلاں نخلستان کی طرف کیوں نہیں چلتے تاکہ ہم کچھ باتیں کریں؟ پس وہ نکلے، ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیجیے کہ نبی ﷺ سے آپ نے شبِ قدر کے بارے میں کیا سنا ہے؟ وہ بولے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، اور ہم لوگوں نے بھی آپؐ کے ہمراہ اعتکاف کیا، اس عرصے میں حضرت جبریلؑ آپؐ کے پاس آئے، اور کہا کہ جس کی آپؐ کو تلاش ہے (یعنی شبِ قدر) وہ آگے ہے، لہٰذا آپؐ نے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا، اور ہم نے بھی آپؐ کے ہمراہ اعتکاف کیا، پھر حضرت جبریلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی آپؐ کو تلاش ہے وہ آگے ہے، پس بیسویں رمضان کی صبح کو آپؐ خطبہ دیتے ہوئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”جس نے نبی (ﷺ) کے ساتھ (اب تک) اعتکاف کیا ہے وہ لوٹے، (یعنی اعتکاف ختم نہ کرے)، کیونکہ مجھے شبِ قدر دکھائی گئی، پھر بھلا دی گئی، اور وہ آخر عشرے کی طاق رات ہے، اور میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں“۔ اس وقت تک مسجد کی چھت کھجور کی شاخ سے بنی تھی، اور اس وقت ہم

(۱) صحیح بخاری ۸۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان میں کوئی چیز (یعنی بادل) نہیں دیکھ رہے تھے، کہ اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا آیا، اور ہم پر پانی برسا، تو نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، یہاں تک کہ میں نے مٹی اور پانی کا نشان آپؐ کی پیشانی اور ناک پر دیکھا، یہ آپؐ کے خواب کی تصدیق تھی۔

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے“۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ»(۲).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپؐ دنیا سے رخصت ہو گئے، پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی بیویوں نے اعتکاف کیا“۔

زیادہ ثواب کی خاطر بیس دن کا اعتکاف

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ

(۱) صحیح بخاری ۲۰۲۵، صحیح مسلم ۱۱۷۱۔
(۲) صحیح بخاری ۲۰۲۶، صحیح مسلم ۱۱۷۲: ۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِشْرِينَ يَوْمًا»[۱].

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ "اللہ کے رسول ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے، لیکن جس سال آپؐ کی وفات ہوئی آپؐ نے بیس دن اعتکاف فرمایا تھا"۔

رمضان کے اعتکاف کی قضا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَذِنَ لَهَا، وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا، فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ، فَبُنِيَ لَهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ، فَبَصُرَ بِالأَبْنِيَةِ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالُوا: بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «آلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهَذَا؟ مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ»، فَرَجَعَ، فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ[۲].

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا تذکرہ کیا، تو آپؐ سے حضرت عائشہؓ نے بھی (اعتکاف کی) اجازت چاہی، تو آپؐ نے انہیں اجازت دے دی، پھر حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی کہ ان کے لیے بھی اجازت چاہیں، حضرت عائشہؓ نے ان کے لیے بھی اجازت چاہی، (تو انہیں بھی اجازت مل گئی)، حضرت زینب بنت جحشؓ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو انہوں نے بھی ایک

(۱) صحیح بخاری ۲۰۴۴۔

(۲) صحیح بخاری ۲۰۴۵، صحیح مسلم ۱۱۷۲: ٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیمہ لگانے کا حکم دیا، چنانچہ ان کے لیے بھی خیمہ نصب کر دیا گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو اپنے خیمے کی طرف چلے، آپ کی نظر چند خیموں پر پڑی تو دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت زینبؓ کے خیمے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس کے ذریعے انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ میں اعتکاف میں نہیں رہوں گا“۔ چنانچہ آپؐ لوٹ گئے۔ پھر جب روزے ختم ہوئے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا۔

نوٹ: حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اگر کوئی نفلی اعتکاف میں ہو اور پھر اسے ترک کر دے تو قضا واجب ہے، یہ تو آپؐ کا معمول تھا کہ اگر کوئی کام شروع کر دیتے تو اس کی تکمیل فرماتے۔ ہاں قضا کرنا مستحب ضرور ہے۔ البتہ اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی ہو یا اسے اپنے اوپر واجب کر لیا ہو اور پھر اسے مکمل نہ کرے تو اس پر قضا واجب ہے۔

اعتکاف کی قضا اگلے سال کے اعتکاف کے ساتھ ملا کر

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً»(۱).

وفي رواية ابن ماجه زيادة: «فَسَافَرَ عَامًا». (أي: فَسَافَرَ عَامًا فَلَمْ يَعْتَكِفْ.)

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ ”نبی ﷺ رمضان کے آخری دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے، ایک سال آپؐ اعتکاف نہیں کر سکے، تو اگلے سال آپؐ نے بیس دن

(۱) سنن ابو داود ۲۴۶۳، سنن ابن ماجہ ۱۷۷۰، صحیح، اور امام ترمذی نے اسے حضرت انس سے روایت کیا ہے، سنن ترمذی ۸۰۳، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتکاف فرمایا‘‘۔

امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ’’ایک سال آپؐ سفر پر چلے گئے‘‘، یعنی سفر پر جانے کی وجہ سے اعتکاف نہیں کر سکے۔

اعتکاف میں داخل ہونے کا وقت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ[1].

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو نمازِ فجر پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں چلے جاتے۔

نوٹ: جمہور اہلِ علم کے نزدیک جو رمضان کے آخری دس دن کے اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے ۲۰ رمضان کو سورج ڈوبنے سے پہلے اعتکاف میں داخل ہو جانا چاہیے۔ اور یہاں مذکور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مسجد میں اعتکاف کے لیے جو جگہ مخصوص ہوتی تھی وہاں نمازِ فجر پڑھ کر جاتے، جبکہ مسجد میں اعتکاف کے لیے رات کے شروع میں ہی آجاتے۔

اسی طرح جس نے رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کیا ہے تو مہینہ ختم ہونے کے بعد سورج ڈوبنے پر وہ نکلے ہو گا۔ بعض اہلِ علم کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ وہ آخری دن سورج ڈوبنے کے بعد بھی مسجد میں ٹھہرا رہے، اور عید کی نماز کے لیے وہیں سے جائے، لیکن اگر وہ سورج ڈوبنے کے بعد ہی اعتکاف سے نکل آتا ہے تو بھی کافی ہے۔

اعتکاف کے لیے مسجد میں جگہ مخصوص کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ»، قَالَ نَافِعٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: «وَقَدْ

(۱) صحیح بخاری ۲۰۴۱، صحیح مسلم ۲/۱۱۷۲: ۶، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرَانِي عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دس اعتکاف کیا کرتے تھے''۔ نافعؒ کہتے ہیں کہ ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجھے وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں رہا کرتے تھے''۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، أَوْ وُضِعَ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ»(۲).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ''نبی ﷺ جب اعتکاف کرتے تو توبہ کے ستون کے پاس آپ کا بستر ڈال دیا جاتا، یا چارپائی بچھا دی جاتی''۔

نوٹ: اسے توبہ کا ستون اس لیے کہا جاتا ہے کہ ایک صحابی حضرت ابولبابہ بن عبد المنذرؓ نے گناہ سرزد ہونے کے بعد اپنے آپ کو اس سے باندھ لیا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ(۳).

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا، پھر درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا، ایک ترکی خیمے میں جس کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لٹکا دیا گیا تھا''۔

(۱) صحیح مسلم ۱۱۷۱: ۲۔
(۲) صحیح ابن خزیمہ ۲۲۳۶، حسن۔
(۳) صحیح مسلم ۱۱۶۷: ۲۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے اعتکاف کی جگہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ»[۱].

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپؐ دنیا سے رخصت ہو گئے، پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی بیویوں نے اعتکاف کیا“۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ، وَالْمَرِيضُ فِيهِ، فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ»[۲].

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”ضرورت کے تحت میں گھر میں داخل ہوتی، گھر میں کوئی مریض ہوتا تو میں بس راستے سے گزرتے ہوئے اس کا حال چال لے لیتی“۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسجد میں اعتکاف کرتی تھیں۔

اہلِ علم کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ عورت کہاں اعتکاف کرے: جمہور اہلِ علم کے نزدیک وہ مسجد ہی میں اعتکاف کر سکتی ہے، اپنے گھر کسی مخصوص جگہ پر نہیں۔ جبکہ احناف کے نزدیک وہ اپنے گھر کی مسجد (یعنی وہ جگہ جو اس نے نماز کے لیے خاص کر رکھی ہو) میں اعتکاف کر سکتی ہے، اور یہی اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر مسجد میں اعتکاف کرتی ہے تو کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ یہی رائے زیادہ مناسب ہے، کیونکہ آج کے دور میں عورتوں کے مسجد میں اعتکاف کرنے میں بہت خطرات اور فتنوں کا اندیشہ ہے۔

(۱) صحیح بخاری ۲۰۲۶، صحیح مسلم ۱۱۷۲: ۵۔

(۲) صحیح مسلم ۲۹۷: ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحاضہ کا اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ، فَكَانَتْ تَرَى الحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي»[1].

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپؐ کی ایک بیوی نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا، اور وہ سرخی اور زردی دیکھتی تھیں، اکثر ہم لوگ ان کے نیچے ایک طشت رکھ دیتے تھے اور وہ نماز پڑھتی تھیں“۔

کیا اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے؟

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الِاعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ[2].

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان میں اعتکاف چھوڑ دیا، پھر شوال کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا۔

نوٹ: اس میں اعتکاف کے ساتھ روزہ رکھنے کا تذکرہ نہیں ہے، اگر آپؐ نے روزہ رکھا ہوتا تو یہ بات بھی لوگوں کے درمیان مشہور ہوتی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ، قَالَ: «فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ»[3].

---

(۱) صحیح بخاری ۲۰۳۷۔

(۲) صحیح بخاری ۲۰۳۳، صحیح مسلم ۱۱۷۲: ۶، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

(۳) صحیح بخاری ۲۰۳۲، صحیح مسلم ۱۶۵۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفي رواية عند البخاري: «أَوْفِ نَذْرَكَ، فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً»(۱).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی کہ مسجدِ حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو''۔

امام بخاری کے یہاں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اپنی نذر پوری کرو، اور ایک رات اعتکاف کرو''۔

نوٹ: اس روایت میں رات کے اعتکاف کا تذکرہ ہے، اور رات میں روزہ رکھا نہیں جاتا، اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے۔

رہی وہ روایتیں جن میں اعتکاف کے ساتھ روزے کا تذکرہ ہے تو وہ ضعیف ہیں۔(۲)

اس طرح یہ معلوم ہوا کہ اعتکاف کے ساتھ روزہ رکھنا شرط نہیں ہے، کیونکہ اعتکاف اور روزہ دو الگ الگ عبادتیں ہیں۔

معتکف کا ضروریات کے تحت مسجد سے نکلنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا اعْتَكَفَ، يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ»(۳).

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی، اور آپؐ گھر میں انسانی ضرورت ہی کے لیے داخل ہوا کرتے تھے''۔

---

(۱) ۲۰۴۲۔

(۲) تفصیل کے لیے دیکھیے: الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل ۴/ ۸۶۵-۸۶۷۔

(۳) صحیح مسلم ۲۹۷: ۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ، وَالْمَرِيضُ فِيهِ، فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ، وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ، إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا»(۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "ضرورت کے تحت میں گھر میں داخل ہوتی، گھر میں کوئی مریض ہوتا تو میں بس راستے سے گزرتے ہوئے اس کا حال چال لے لیتی۔ اور جب آپؐ اعتکاف میں ہوتے تو مسجد میں سے اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی، اور آپؐ گھر میں ضرورت ہی کے لیے داخل ہوا کرتے تھے"۔

نوٹ: ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ معتکف صرف اپنی ضروریات کے لیے ہی مسجد سے نکل سکتا ہے۔

رہی وہ حدیث جس میں معتکف کے لیے جنازے میں شرکت اور مریض کی عیادت کے لیے نکلنے کی اجازت ہے تو وہ موضوع ہے، اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اسے ابن ماجہ (۱۷۷۷) نے روایت کیا ہے۔

معتکف کی زیارت کرنا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ

(۱) صحیح بخاری ۲۰۲۹، صحیح مسلم ۲۹۷: ۷، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ پہلا ٹکڑا صحیح بخاری میں نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأَنْصارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ ابْنَةُ حُيَيٍّ»، فَقَالاَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا»(۱).

علی بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ نے ان سے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ملاقات کی غرض سے آئیں، اس وقت آپؐ مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے، آپؐ کے پاس تھوڑی دیر گفتگو کی، پھر چلنے کو کھڑی ہوئیں تو نبیؐ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے تاکہ ان کو پہنچا دیں، یہاں تک کہ جب حضرت ام سلمہؓ کے دروازے کے پاس مسجد کے دروازے تک پہنچیں، تو دو انصاری صحابی گزرے، ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا، تو نبیؐ نے ان سے فرمایا: ”ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی (میری بیوی) ہیں“۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ یا رسول اللہؐ! (یعنی کیا آپؐ کے متعلق کوئی بدگمانی ہو سکتی ہے!) ان دونوں پر نبیؐ کا یہ فرمانا شاق گزرا، تو نبیؐ نے فرمایا: ”شیطان خون کی طرح انسان کے جسم میں پھرتا ہے، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی نہ پیدا کر دے“۔

معتکف کا اپنی صفائی اور آرائش کا خیال رکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي المَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ»(۲).

(۱) صحیح بخاری ۲۰۳۵، صحیح مسلم ۲۱۷۵۔
(۲) صحیح بخاری ۲۰۲۸، صحیح مسلم ۲۹۷: ۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہوتے، اور میری طرف اپنا سر کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی، اور اس وقت میں حیض کی حالت میں ہوتی“۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ» (۱).

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہوتے، اور مسجد سے اپنا سر نکالتے اور میں اسے دھل دیتی، اور اس وقت میں حیض کی حالت میں ہوتی“۔

اعتکاف میں بلند آواز سے تلاوت کی کراہیت

عَنِ الْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَقَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ بِمَا يُنَاجِيهِ بِهِ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ» (۲).

بیاضیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس آئے، لوگ نماز پڑھ رہے تھے، اور قراءت میں ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، تو آپؐ نے فرمایا: ”نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، لہٰذا وہ دیکھے کہ وہ کیا سرگوشی کر رہا ہے، اور قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کریں“۔

نوٹ: بعض روایتوں میں یہ صراحت ہے کہ یہ رمضان میں اعتکاف کی حالت کا واقعہ ہے، جیسے:

(۱) صحیح بخاری ۲۰۳۱، صحیح مسلم ۲۹۷: ۱۰۔

(۲) موطأ امام مالک، کتاب الصلاۃ، ۳۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ مِنْ رَمَضَانَ، وَقَالَ: «إِنَّ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ»(۱).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کیا، اور فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، لہٰذا قرآن پڑھنے میں تم اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو“۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ، فَكَشَفَ السِّتْرَ، وَقَالَ: «أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ»، أَوْ قَالَ: «فِي الصَّلَاةِ»(۲).

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا، آپؐ نے سنا کہ لوگ بلند آواز سے قراءت کر رہے ہیں، تو آپؐ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے، لہٰذا ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاؤ، اور قراءت میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرو“، یا کہا: ”نماز میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرو“۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ وَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ مَا يُنَاجِي رَبَّهُ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ»(۳).

(۱) السنن الکبریٰ للنسائی ۳۳۴۹، صحیح۔
(۲) سنن ابوداود ۱۳۳۲، صحیح۔
(۳) مسند احمد ۴۹۲۸، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اعتکاف کیا، اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”جب تم میں کا کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے، لہٰذا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے کیا سرگوشی کر رہا ہے، اور نماز میں تم میں کے بعض دوسروں پر قراءت کو بلند نہ کریں“۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ ٔفطر

صدقہ ٔفطر کی فرضیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تمرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ» (۱).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ”اللہ کے رسول ﷺ نے صدقہ ٔفطر کو ہر مسلمان آزاد و غلام اور مرد و عورت پر فرض کیا، جو ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہے“۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ» (۲).

حضرت قیس بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کی فرضیت سے پہلے ہمیں صدقہ ٔفطر کا حکم دیا، لیکن جب زکاۃ فرض ہوگئی تو نہ ہی آپؐ نے ہمیں صدقہ ٔفطر کا حکم دیا اور نہ منع کیا، اور ہم اسے ادا کرتے تھے“۔

نوٹ: جمہور اہلِ علم کے نزدیک صدقہ ٔفطر فرض ہے، جیسا کہ یہاں ذکر کی گئی پہلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ رہی دوسری حدیث تو علامہ بیہقی اس کے بارے میں فرماتے ہیں: ”یہ حدیث صدقہ ٔفطر کی فرضیت کے سقوط پر دلالت نہیں کرتی، اس لیے کہ ایک دوسری چیز کو فرض کرنے سے پہلی چیز کی فرضیت ساقط ہونا ضروری نہیں ہے۔ اہلِ علم صدقہ ٔفطر کے وجوب پر متفق ہیں، (گرچہ اسے ”فرض“ کا نام دینے میں کچھ اختلاف ہے)

(۱) صحیح بخاری ۱۵۰۴، صحیح مسلم ۹۸۴۔

(۲) سنن نسائی ۲۵۰۷، سنن ابن ماجہ ۱۸۲۸، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے۔"(۱)

جمہور صدقۂ فطر کو "فرض"، اور احناف "واجب" قرار دیتے ہیں، لیکن اس لفظی اختلاف سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہر ایک کے نزدیک اسے ادا کرنا ضروری ہے، استطاعت ہونے کے باوجود ادانہ کرنے کی صورت میں گناہ گار ہو گا۔

جمہور اہلِ علم کے نزدیک اس کے لیے نصاب کا مالک ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر امیر و فقیر پر یہ واجب ہے۔ جبکہ احناف کے نزدیک یہ صرف اسی پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہو، اس لیے کہ جو نصاب کا مالک نہ ہو اس کے لیے صدقۂ فطر لینا جائز ہے، لہٰذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس پر صدقۂ فطر واجب بھی ہو جائے! مناسب رائے یہی معلوم ہوتی ہے۔

صدقۂ فطر بڑے چھوٹے، مرد عورت، آزاد غلام ہر ایک پر واجب ہے۔

گھر کے ذمہ دار مسلمان مرد کے ذمے ہے کہ وہ صدقۂ فطر اپنی طرف سے بھی نکالے اور اپنی بیوی بچوں کی طرف سے بھی نکالے اور ہر اس فرد کی طرف سے نکالے جس کی کفالت کا وہ ذمہ دار بنایا گیا ہے جیسے بوڑھے والدین جبکہ وہ خود اپنا صدقۂ فطر نکالنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہوں۔ گھر کے نوکر اور ملازمین کی طرف سے نکالنا مالک کی ذمہ داری نہیں ہے، خود ملازمین کی ذمہ داری ہے، لیکن اگر کوئی مالک ازراہِ کرم نکال دے تو جائز ہے اور اسے ملازمین کو اِس کی اطلاع دے دینی چاہیے۔

اگر کسی عورت کی اپنی مالی تجارت یا نوکری کی تنخواہ ہے تو اسے صدقۂ فطر اپنی خاص کمائی سے نکالنا ہو گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار شادی کے بعد شوہر ہے اور شادی سے پہلے والدین ہیں۔

وہ بچے جو ابھی تک حمل کی حالت میں ہیں ان کی طرف سے صدقۂ فطر نکالنا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے۔ حضرت عثمانؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ایسا کرتے تھے۔

---

(۱) السنن الکبری للبیہقی ۲۶۹/۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقۂ فطر کی حکمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ”اللہ کے رسول ﷺ نے صدقۂ فطر کو فرض کیا، جو روزے دار کو فضول اور بیہودہ بات سے پاک کرتا ہے اور مسکینوں کی غذا بنتا ہے، تو جو شخص نمازِ عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرے گا وہ قبول کیا جائے گا، اور جو نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ دوسرے عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا“۔

صدقۂ فطر کی مقدار

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ»(۲).

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ”ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع گیہوں، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کشمش نکالتے تھے“۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ، وَكَبِيرٍ، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا

(۱) سنن ابوداود ۱۶۰۹، سنن ابن ماجہ ۱۸۲۷، حسن۔

(۲) صحیح بخاری ۱۵۰۶، صحیح مسلم ۹۸۵: ۱۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ: «إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ، تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ»، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ، أَبَدًا مَا عِشْتُ»[1].

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ "جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے تو ہم صدقۂ فطر میں ہر چھوٹے اور بڑے آزاد یا غلام کی طرف سے ایک صاع گیہوں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش نکالا کرتے تھے، ہم مسلسل اسی طرح نکالتے رہے، یہاں تک کہ ہمارے پاس حضرت معاویہ بن ابو سفیانؓ حج یا عمرہ کرنے کے لیے آئے، تو آپ نے منبر پر لوگوں سے گفتگو کی، اور اس گفتگو میں یہ بھی کہا: "میرے خیال میں ملکِ شام کے سرخ گیہوں کے دو مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں"، تو لوگوں نے اسی کو لے لیا، (یعنی اسی پر عمل شروع کر دیا)، حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں: لیکن میں تو بہر حال جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ اسی طرح ادا کرتا رہوں گا جس طرح ادا کرتا رہا ہوں"۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ»، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالأَقِطُ وَالتَّمْرُ»[2].

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ "عہدِ نبویؐ میں ہم عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالتے تھے"۔ نیز وہ فرماتے ہیں: "اور ہمارا کھانا جَو، کشمش، پنیر اور کھجور تھی"۔

نوٹ: صاع ایک ناپنے کا پیمانہ ہے۔ اگر اس پیمانے سے گیہوں کو ناپا جائے تو ایک صاع گیہوں کا وزن دو کلو ۱۷۶ گرام کے برابر ہو گا۔ اور اگر اس سے کسی دوسری ہلکی یا بھاری

(۱) صحیح بخاری ۱۵۰۸، صحیح مسلم ۹۸۵: ۱۸، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں، صحیح بخاری میں مختصر ہے۔
(۲) صحیح بخاری ۱۵۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کو ناپا جائے تو اس کا وزن الگ ہو گا۔ اس لیے گیہوں کے علاوہ کوئی دوسری چیز صدقۂ فطر میں نکالنے کی صورت میں اندازہ لگالیں کہ وہ چیز گیہوں سے ہلکی ہے یا بھاری، اور اسی لحاظ سے اس میں کچھ کمی بیشی کرلیں۔ یہ یاد رکھیں کہ اگر ہم اللہ کی راہ میں کچھ زیادہ خرچ کر دیں تو یہ ہمارے لیے فائدے ہی کا سودا ہے۔

ایک مُد چوتھائی صاع کے برابر ہوتا ہے، اس طرح دو مُد کا مطلب آدھا صاع ہوا۔

صدقۂ فطر کسی بھی ایسی چیز سے نکالا جاسکتا ہے جو کسی شہر میں غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہو اور حلال ہو، جیسے کھجور، جَو، گیہوں، چاول، آٹا، دال وغیرہ۔

اور رہا نقدی کی شکل میں صدقۂ فطر نکالنا: تو جمہور کے نزدیک صدقۂ فطر کے طور پر نقد قیمت نہیں نکالی جاسکتی، اس لیے کہ حدیث میں چند چیزوں کا تذکرہ ہے، اس لیے انہیں کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ جبکہ احناف کے نزدیک نقد قیمت نکالی جاسکتی ہے، اس لیے کہ صدقۂ فطر کا ایک مقصد فقراء و مساکین کی ضروریات کی تکمیل ہے، اور یہ مقصد نقد قیمت نکالنے کی صورت میں زیادہ بہتر طور پر حاصل ہوتا ہے، اس لیے کہ اس صورت میں فقیر ترجیحی بنیادوں پر اپنی ضروریات کی خریداری کرسکتا ہے، جبکہ صرف غلے سے وہ اپنی بہت سی اہم ضروریات کی تکمیل نہیں کرسکتا۔ نیز حضرت معاویہؓ نے ملکِ شام کے آدھے صاع سرخ گیہوں کو ایک صاع کھجور کے برابر قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ قیمت کا اعتبار کرکے اسی کے بقدر کوئی دوسری چیز بھی نکالی جاسکتی ہے۔

صدقۂ فطر نکالنے کا وقت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ»(۱).

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ”اللہ کے رسول ﷺ نے صدقۂ فطر کو

(۱) صحیح بخاری ۱۵۰۹، صحیح مسلم ۹۸۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے نکالنے کا حکم دیا ہے"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الفِطْرِ... وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ»(۱) .

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ "نبی ﷺ نے صدقۂ فطر کو فرض کیا....، اور صحابۂ کرامؓ اسے عید سے ایک یا دو دن پہلے نکال دیتے تھے"۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ»(۲) .

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ "اللہ کے رسول ﷺ نے صدقۂ فطر کو فرض کیا، جو روزے دار کو فضول اور بیہودہ بات سے پاک کرتا ہے اور مسکینوں کی غذا بنتا ہے، تو جو شخص نمازِ عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرے گا وہ قبول کیا جائے گا، اور جو نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ دوسرے عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا"۔

نوٹ: رمضان کے آخری دن غروبِ آفتاب سے صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے، اور نمازِ عید سے قبل اس کا نکالنا ضروری ہے، لیکن رمضان کے آغاز سے ہی صدقۂ فطر نکالا جا سکتا ہے، کیونکہ صدقۂ فطر کی ایک حکمت غرباء اور مساکین کی مدد کرنا ہے، اس لیے اسے اُن تک اتنے پہلے پہنچا دینا بہتر ہے جس سے کہ انہیں اپنی ضروریات کی فراہمی کا مناسب موقع مل جائے۔

(۱) صحیح بخاری ۱۵۱۱۔

(۲) سنن ابوداود ۱۶۰۹، سنن ابن ماجہ ۱۸۲۷، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید الفطر کے احکام وآداب

عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کی عید ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهَذَا عِيدُنَا»(۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ آئے، اور میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں جنگِ بعاث کے دن کا شعر گا رہی تھیں، اور ان لڑکیوں کا پیشہ گانے کا نہیں تھا، تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ کے گھر میں یہ شیطانی باجا؟ اور وہ عید کا دن تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے، اور آج ہم لوگوں کی عید ہے“۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: «مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ»؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ»(۲).

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (ہجرت کے بعد) رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، اہلِ مدینہ نے دو دن کھیل کود کے لیے مقرر کر رکھے تھے، آپؐ نے پوچھا: ”یہ دو دن کیسے

---

(۱) بخاری ۹۵۲، مسلم ۱۶: ۸۹۲۔

(۲) سنن ابو داود ۱۱۳۴، سنن نسائی ۱۵۵۶، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں‘‘؟ انہوں نے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں ہم اِن دنوں میں کھیلا کرتے تھے، تو آپؐ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے اِن دنوں کے بدلے میں تمہیں اِن سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں: ایک اضحیٰ کا دن اور دوسرا فطر کا دن‘‘۔

عید کے دن تکبیر کہنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [البقرة: ١٨٥]

’’تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرو، اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار واعتراف کرو اور شکر گزار بنو‘‘۔

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ، حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى، ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامُ»(۱).

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت عبد اللہ بن عمرؓ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن جب (عید گاہ کے لیے) نکلتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے، یہاں تک کہ عید گاہ آتے، پھر تکبیر کہتے رہتے یہاں تک کہ امام آجاتا‘‘۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى، وَحَتَّى يَقْضِيَ الصَّلَاةَ، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، قَطَعَ التَّكْبِيرَ»(۲).

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ ’’نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن نکلتے، اور تکبیر کہتے یہاں تک کہ عید گاہ آتے اور نماز ادا کرتے، نماز کے بعد آپؐ تکبیر کہنا بند کر دیتے‘‘۔

(۱) سنن الدار قطنی ۱۷۱۶، صحیح۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبۃ ۵۶۲۱، صحیح (إرواء الغلیل ۱۲۳/۳)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: عید کی رات غروبِ آفتاب کے بعد سے نمازِ عید تک تکبیر کہنا مسنون ہے۔ مَردوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ بازاروں، گھروں، راستوں، مسجدوں اور عام بیٹھکوں میں بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ اس طرح اس سنت کا اظہار واحیاء بھی ہوگا اور سلفِ صالحین کے طریقے پر عمل بھی۔ جبکہ عورتیں اگر تنہائی میں ہوں تو بلند آواز میں اور اگر اجنبی مَردوں کے آس پاس ہوں تو دھیمے سے تکبیر کہیں گی۔ تکبیر کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی کا اعلان کرتے ہیں، اپنی بندگی وعبودیت کا اظہار کرتے ہیں، اور روزہ وتراویح کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے جو نعمت بخشی تھی اس پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

○ **تکبیر کے الفاظ:**

عَنْ شَرِيكٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: كَيْفَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؟ قَالَ: كَانَا يَقُولَانِ: «اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ»(۱).

شریک فرماتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تکبیر کیسے کہتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ دونوں کہا کرتے تھے: «اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ»۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ان الفاظ میں تکبیر کہا کرتے تھے: «اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اللهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا»(۲).

نوٹ: تکبیر کے ان الفاظ اور دیگر ثابت شدہ الفاظ میں سے کسی کو بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبۃ ۵۶۵۳، صحیح۔
(۲) السنن الکبری للبیہقی ۶۲۸۰، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید کے لیے غسل کرنا

عَنْ نَافِعٍ، «أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى الْمُصَلَّى»(۱).

حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ ”حضرت عبداللہ بن عمرؓ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے قبل غسل کرتے تھے“۔

قِيلَ لِنَافِعٍ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَصْنَعُ يَوْمَ الْعِيدِ؟ قَالَ: «كَانَ يَشْهَدُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ، فَيَغْتَسِلُ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيَلْبَسُ أَحْسَنَ ثِيَابِهِ، وَيَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا عِنْدَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى»(۲).

حضرت نافعؒ سے پوچھا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عید کے دن کیا معمول تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: ”وہ امام کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتے، پھر گھر واپس آتے اور غسل فرماتے، اور عمدہ ترین لباس زیب تن فرماتے، اور سب سے اچھی خوشبو لگاتے، پھر عید گاہ کے لیے نکلتے“۔

نوٹ: علامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں: ”مستحب یہ ہے کہ عید کے دن غسل کرے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ عید الفطر کے دن غسل کرتے تھے۔ یہ عمل حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے“۔(۳)

---

(۱) موطأ امام مالک، کتاب العیدین، ۲۔

(۲) مسند الحارث ۲۰۷، حسن۔

(۳) المغنی ۲/ ۲۷۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید کے لیے آراستہ ہونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ابْتَعْ هَذِهِ، تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ»، فَلَبِثَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَلْبَثَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ قُلْتَ: «إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ»، وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الْجُبَّةِ؟! فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ»[1].

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جبہ لیا جو بازار میں بک رہا تھا، اور اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں آئے، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ اسے خرید لیں، اور عید اور وفد کے آنے کے دن اسے پہن کر اپنے کو آراستہ کریں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ”یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے“۔ پھر حضرت عمرؓ اسی طرح کچھ دن رہے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اُن کے پاس ایک ریشمی جبہ بھیجا، تو حضرت عمرؓ اسے لے کر آپؐ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ ”یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں“، (اس کے باوجود) آپؐ نے یہ جبہ میرے پاس بھیجا؟! تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اسے بیچ دو، یا اس کے ذریعے اپنی (کوئی دوسری) ضرورت پوری کرو“۔

(۱) بخاری ۹۴۸، مسلم ۸: ۲۰۶۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس حدیث سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ عید کے دن آراستہ ہونا اور عمدہ کپڑا پہننا چاہیے، کیونکہ حضرت عمرؓ نے عید کے دن کے لیے ایک عمدہ جوڑا خریدنے کی بات کی تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی، اور اسے لینے سے صرف اس وجہ سے منع کر دیا کیونکہ وہ کپڑا ریشمی تھا۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: ”اللہ کے رسول ﷺ عیدین کے لیے اپنا خوبصورت ترین لباس پہنا کرتے، اور آپؐ کا ایک مخصوص جوڑا تھا جسے آپ عیدین اور جمعہ کے لیے پہنا کرتے تھے“۔(۱)

عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھانا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَغْدُو يَوْمَ الفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ». وفي رواية: «وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا»(۲).

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر (عید گاہ) نہیں جاتے تھے“۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اور آپؐ طاق عدد کھجوریں کھاتے تھے“۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ»(۳).

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں: ”اللہ کے رسول ﷺ عید الفطر کے دن عید گاہ کے لیے نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ کچھ کھالیں، اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے یہاں تک کہ نمازِ عید ادا کرلیں“۔

---

(۱) زاد المعاد ۱/ ۴۲۵۔

(۲) صحیح بخاری ۹۵۳۔

(۳) سنن ترمذی ۵۴۲، سنن ابن ماجہ ۱۷۵۶، صحیح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدین کی نماز کے لیے عید گاہ جانا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى»(۱).

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: ”اللہ کے رسول ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ جاتے“۔

نوٹ: مسنون اور افضل یہی ہے کہ عید کی نماز شہر سے باہر عید گاہ میں جا کر ادا کی جائے، البتہ اگر بارش ہو رہی ہو یا کوئی دوسرا عذر ہو تو عید کی نماز مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے۔

عید گاہ پیدل جانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا، وَيَرْجِعُ مَاشِيًا»(۲).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: ”نبیؐ عید گاہ پیدل جاتے اور پیدل واپس آتے“۔

نوٹ: عید گاہ پیدل جانا مسنون اور افضل ہے، البتہ اگر عید گاہ دور ہو، یا کوئی عمر دراز آدمی ہو جسے پیدل جانے میں مشقت ہو، یا بیمار ہو، یا کوئی اور عذر ہو تو سواری پر عید گاہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عید گاہ آنے اور جانے کا راستہ تبدیل کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ»(۳).

---

(۱) صحیح بخاری ۹۵٦، صحیح مسلم ۸۸۹۔

(۲) سنن ابن ماجہ ۱۲۹۵، حسن۔

(۳) صحیح بخاری ۹۸٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ عید کے دن عید گاہ آنے جانے کا راستہ تبدیل فرماتے تھے“۔

عیدین کی نماز کا تاکیدی حکم

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ، وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ، قَالَ: لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا»(۱).

حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں: ”اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نوجوان، ماہواری میں مبتلا اور پردہ نشین خواتین کو لائیں، البتہ ماہواری میں مبتلا خواتین نماز نہ پڑھیں، بلکہ مسلمانوں کے ساتھ دعائے خیر میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس جلباب نہ ہو تو؟ آپؐ نے فرمایا: اس کی سہیلی اسے اپنے جلباب میں لے لے“۔

عیدین کی نماز کے لیے اذان واقامت کا حکم

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ، غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ»(۲).

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں: ”میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ بارہا عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی“۔

(۱) صحیح مسلم ۸۹۰: ۱۲۔
(۲) صحیح مسلم ۸۸۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدین کی نماز کے ساتھ نفل نماز کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا»(۱).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعت (عید کی) نماز پڑھی، آپؐ نے نہ اس سے پہلے کوئی (نفل) نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد''۔

عیدین کی رکعات کی تعداد

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَالْفِطْرُ وَالْأَضْحَى رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»(۲).

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: ''سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں، جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہیں، فطر اور اضحیٰ کی نماز دو رکعتیں ہیں، (اِن نمازوں کی یہ دو رکعتیں) مکمل ہیں، قصر نہیں۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کی زبان سے ہیں۔''

عیدین کی نماز میں تکبیراتِ زوائد کی تعداد

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا»(۳).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ''اللہ کے رسول ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے، اور دوسری رکعت میں پانچ''۔

(۱) صحیح بخاری ۹۶۴، صحیح مسلم ۸۸۴: ۱۳۔

(۲) سنن ابن ماجہ ۱۰۶۴، صحیح۔

(۳) سنن ابو داود ۱۱۴۹، سنن ابن ماجہ ۱۲۸۰، حسن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، «أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعًا تِسْعًا، أَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَأُ، فَإِذَا فَرَغَ كَبَّرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ رَكَعَ» (۱).

علقمہ اور اسود فرماتے ہیں کہ ’’حضرت عبداللہ بن مسعودؓ عیدین میں نو نو تکبیریں کہتے، (پہلی رکعت میں) قراءت سے پہلے چار تکبیریں کہتے، پھر (قراءت کے بعد) تکبیر کہہ کر رکوع کرتے، اور دوسری رکعت میں قراءت کرتے، اور جب اس سے فارغ ہوتے تو چار تکبیریں کہتے، پھر رکوع کرتے‘‘۔

نوٹ: پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے کی چار تکبیروں میں تکبیرِ تحریمہ شامل ہے، اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد کی چار تکبیروں میں تکبیرِ رکوع شامل ہے، اس طرح ہر رکعت میں تکبیراتِ زوائد تین تین ہوئیں۔

علامہ ابن عبدالبرؒ نے دونوں اقوال ذکر کرنے کے بعد سب کو جائز قرار دیا، اور کہا کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے، اور یہ اختلاف (دونوں اقوال کو) مباح قرار دینے والا ہے، اور اس میں اس جانب اشارہ ہے کہ اس مسئلے میں وسعت وکشادگی ہے۔ (۲)

علامہ البانیؒ فرماتے ہیں: ’’صحیح بات یہ ہے کہ تکبیراتِ عیدین کے معاملے میں بڑی گنجائش ہے، جو چاہے چار چار کہے، اور جو چاہے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ کہے۔ یہ سب جائز ہے، اور ان میں سے جس پر بھی عمل کرلے تو سنت کے مطابق عمل کیا۔ تعصب اور فرقہ بندی کی کوئی ضرورت نہیں۔ گرچہ سات اور پانچ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، کیونکہ اس کی روایتیں زیادہ ہیں‘‘۔ (۳)

---

(۱) مصنف عبدالرزاق ۵۶۸۶، صحیح (سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۶/ ۱۲۶۱)۔

(۲) الاستذکار ۲/ ۳۹۷۔

(۳) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۶/ ۱۲۶۳، ۱۲۶۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عید میں مسنون قراءت

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْعِيدِ؟ فَقُلْتُ: «بِـ ﴿ٱقْتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ﴾، وَ ﴿قٓ ۚ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ﴾» (۱).

وفي رواية: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: «كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِـ ﴿قٓ ۚ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ﴾، وَ﴿ٱقْتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ وَٱنشَقَّ ٱلْقَمَرُ﴾» (۲).

حضرت ابو واقد لیثیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے پوچھا کہ نبی ﷺ عید کے دن کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ تو میں نے کہا: سورہ قمر اور سورہ ق"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ اللہ کے رسول ﷺ اضحیٰ اور فطر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ تو حضرت ابو واقدؓ نے فرمایا: "سورہ ق اور سورہ قمر"۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾، وَ﴿هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَـٰشِيَةِ﴾»، قَالَ: «وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ» (۳).

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ "اللہ کے رسول ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ پڑھتے تھے"، فرماتے ہیں کہ "اور اگر عید اور جمعہ دونوں ایک

---

(۱) صحیح مسلم ۸۹۱: ۱۵۔
(۲) صحیح مسلم ۸۹۱: ۱۴۔
(۳) صحیح مسلم ۸۷۸:۶۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن میں جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں اِن دونوں سورتوں کو پڑھتے“۔

خطبے سے پہلے نماز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الخُطْبَةِ»(۱).

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ”میں نے اللہ کے رسول ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، یہ تمام حضرات خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے“۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يُصَلُّونَ العِيدَيْنِ قَبْلَ الخُطْبَةِ»(۲).

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: ”اللہ کے رسول ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ وحضرت عمرؓ خطبے سے پہلے عیدین کی نماز پڑھتے تھے“۔

عید کی مبارک باد دینا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مِنَ الْعِيدِ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: «تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ»(۳).

محمد بن زیادؒ فرماتے ہیں: ”میں حضرت ابو امامہ باہلیؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے ساتھ رہا

---

(۱) صحیح بخاری ۹۶۲، صحیح مسلم ۸۸۴: ۱۔
(۲) صحیح بخاری ۹۶۳، صحیح مسلم ۸۸۸۔
(۳) الجوہر النقی ۳/۳۲۰، امام احمدؒ نے اس کی سند کو ”جیّد“ (عمدہ) قرار دیا ہے: المغنی ۲/۲۹۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، یہ حضرات جب نمازِ عید سے لوٹتے تو ایک دوسرے سے کہتے: «تَقبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ» (اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی عبادات قبول فرمائے)"۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَوْا يَوْمَ الْعِيدِ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: «تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ»[1].

جبیر بن نفیرؒ فرماتے ہیں: "صحابۂ کرامؓ کی عید کے دن جب باہم ملاقات ہوتی تو ایک دوسرے سے کہتے: «تَقبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ» (اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی عبادات قبول فرمائے)"۔

نوٹ: امام احمدؒ فرماتے ہیں: "اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ لوگ عید کے دن ایک دوسرے کو «تَقبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ» کہیں"۔[2] اور علامہ ابن تیمیہؒ سے عید کی مبارک باد دینے کے بارے میں استفسار کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: "نمازِ عید کے بعد «تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ» (اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی عبادات قبول فرمائے) اور «أَحَالَهُ اللهُ عَلَيْكَ» (اللہ تعالیٰ یہ مبارک دن آپ کی زندگی میں بار بار لائے) جیسی دعاؤں کے ذریعے مبارک باد دینا بعض صحابہ کرامؓ سے منقول ہوا ہے، اور امام احمدؒ وغیرہ ائمۂ کرامؒ نے اس کی اجازت دی ہے۔"[3] چنانچہ اِن کلمات اور اِن کے علاوہ دیگر کلمات اور دعاؤں سے ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاسکتی ہے، بشرطیکہ خلافِ شرع نہ ہو۔

عید کے دن کھیلنا کودنا اور خوشیاں منانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

---

(۱) فتح الباری لابن حجر ۲/۴۴۶، حسن۔

(۲) المغنی ۲/۲۹۵۔

(۳) مجموع فتاویٰ ۲۴/۲۵۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الفِرَاشِ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟! فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «دَعْهُمَا»، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا. وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ، يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: «تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ»؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ»، حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: «حَسْبُكِ»؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاذْهَبِي» (۱).

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس نبی ﷺ تشریف لائے، اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگِ بعاث کے متعلق گیت گا رہی تھیں، آپؐ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا، پھر حضرت ابو بکرؓ آئے تو مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی باجا اور وہ بھی نبی ﷺ کی موجودگی میں؟! تو آپؐ نے فرمایا کہ "اُن دونوں کو چھوڑ دو"، پھر جب وہ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے اُن دونوں لڑکیوں کو (چلے جانے کا) اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں۔ اور عید کے دن حبشی ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے، تو یا تو میں نے آپؐ سے درخواست کی، یا آپؐ نے فرمایا: "کیا تم دیکھنا چاہتی ہو"؟ تو میں نے کہا: ہاں، تو آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا، میرا رُخسار آپؐ کے رُخسار پر تھا، آپؐ نے فرمایا: "اے بنی ارفدہ! تماشہ دکھاؤ"، یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپؐ نے پوچھا: "بس"؟ تو میں نے کہا: ہاں، تو آپؐ نے فرمایا: "تب چلی جاؤ"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا الحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ، دَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَهْوَى إِلَى الحَصَى

(۱) صحیح بخاری ۹۴۹، ۹۵۰، صحیح مسلم ۸۹۲: ۱۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَحَصَبَهُمْ بِهَا، فَقَالَ: «دَعْهُمْ يَا عُمَرُ»[(١)].

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حبشی اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے، اتنے میں حضرت عمرؓ آئے، تو انہوں نے کنکریاں اٹھائیں اور اُن لوگوں کو مارا، تو آپؐ نے فرمایا: ''عمر! انہیں رہنے دو''۔

(١) صحیح بخاری ٢٩٠١، صحیح مسلم ٨٩٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

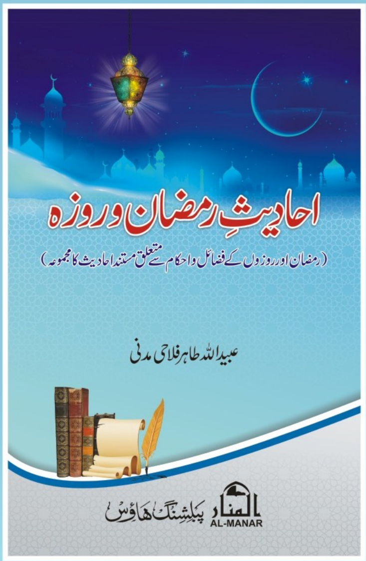

ISBN 819040319-2
9 788190 403191

المنار پبلشنگ ہاؤس
AL-MANAR
N-27-ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۲۵
N-27, Abul Fazal Enclave, Jamia Nagar, New Delhi-110025